بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۰ | ہفت روزہ بدر قادیان | شمارہ ۳۹

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

شرح چندہ

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۰ روپے |
| ششماہی | ۵ روپے |
| ممالک غیر | ۲۰ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۹ شعبان ۱۳۹۱ ہجری | ۳۰ تبوک ۱۳۵۰ ہش | ۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۱ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ اسلام آباد میں ہی قیام فرما ہیں۔ اور حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

قادیان ـــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

### محترم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حبیب اللہ نیزی سے صحتیاب ہو رہے ہیں

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مجداللہ نیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ احباب کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ نیز اطلاع ملی ہے کہ آپ ابھی کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آپ اب اپنے آپ کو پہلے سے بہت بہتر محسوس فرماتے ہیں۔ آپ کے زخم تسلی بخش طور پر مندمل ہو رہے ہیں۔ (باقی دیکھئے صلا پر)

# گساؤ (نائیجیریا) میں

# نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کھلنے والے پہلے سکول کا افتتاح

## کمشنر آف ایجوکیشن کے مستقل سیکرٹری، سرکاری حکام، ہسکنڈری سکولوں کے پرنسپل صاحبان

## اور سلطان آف سکوٹو کے نمائندہ کی شرکت

## مہمان خصوصی کمشنر آف ایجوکیشن کا خطاب

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج نائیجیریا

فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول گساؤ "نصرت جہاں سکیم" کے ماتحت نائیجیریا میں کھلنے والے سکولوں میں سے پہلا سکول ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے تاریخی سفر مغربی افریقہ پر نائیجیریا میں ورود پذیر ہوئے تو ریڈیو پر خبریں سنتے ہوئے اچانک حضور کے کانوں میں کچھ اس قسم کے الفاظ پڑے کہ ہماری ریاست اس وقت تعلیمی بحران سے دوچار ہے اور یہ کہ ہم اس بحران کو دُور کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ یہ الفاظ نائیجیریا کی شمال مغربی ریاست کے گورنر جناب عثمان فاروق کے تھے۔ جو انہوں نے لیگوس پہنچ کر اخباری نمائندوں سے کہے تھے۔ حضرت اقدس نے اس تقریب کو تائید غیبی سمجھ کر اپنے روحانی بیٹے برادرم وزیری عبدو صاحب جنہیں چند روز قبل ہی حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہُوا تھا کو گورنر موصوف کے پاس یہ پیغام دے کر بھجوایا کہ ہماری جماعت اس بحران کو دور کرنے میں آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ آپ ہمیں اس بارے میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ "نصرت جہاں سکیم" کا آغاز نائیجیریا سے ہی ہُوا تھا اور صرف ایک دن قبل حضور نے نائیجیریا جماعت کے نمائندگان کے سامنے سولہ ثانوی سکول کھولنے کا اعلان فرمایا تھا۔ گورنر نے نہ صرف اس تجویز کا پُرجوش خیر مقدم کیا بلکہ ہر امداد بہم پہنچانے کا وعدہ کیا۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ گورنر عثمان فاروق برادرم وزیری عبدو صاحب کے ہم مکتب رہ چکے ہیں اور انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس کی موجودگی میں ہی رسمی طور پر ایک درخواست گورنمنٹ شمال مغربی ریاست کو بھجوادی گئی۔ جس میں حضرت اقدس کی طرف سے اُن کی ریاست میں چار ثانوی سکول کھولنے کی پیشکش کی گئی۔ یہ آغاز تھا اس عظیم الشان سکیم کا جو اب سارے مغربی افریقہ میں تعلیمی وطبی مراکز قائم کرنے کی نمایاں خدمت انجام دے رہی ہے۔

### گساؤ کے مقام کی اہمیت

شمال مغربی ریاست (جو قریباً سو فیصدی ہاؤسا اور فلانی مسلمان قبائل پر مشتمل ہے) کا صدر مقام سکوٹو ہے۔ جو قدیم اور تاریخی شہر ہونے کے علاوہ حضرت عثمان بن فودی رحمۃ اللہ علیہ جو اس علاقہ کے اٹھارویں صدی کے مجدد گذرے ہیں کا مدفن ہے۔ گوساؤ (GUSAU) لیگوس سے ۷۵۰ میل شمال کی جانب اور سکوٹو سے ۱۳۰ میل جنوب کی جانب اس شاہراہ پر واقع ہے جو سکوٹو کو نائیجیریا کے دوسرے بڑے شہروں سے ملاتی ہے۔ گساؤ بہت بڑا صنعتی مرکز ہونے کے علاوہ فضائی مستقر بھی ہے۔ ثانوی سکول کے لئے گساؤ کا انتخاب کئی ایک اعتبار سے کیا گیا۔ ایک تو یہ کہ سکوٹو جہاں پہلے ہی کافی سکول اور کالج موجود ہیں کے بعد یہ شمالی حصہ ریاست میں دوسرا بڑا قصبہ ہے۔ دوسرے اب تک یہاں صرف ایک ثانوی سکول قائم تھا جو کیتھولک عیسائی مشن نے دو سال قبل کھولا تھا۔ اور ضرورت تھی کہ مسلمان بچوں کو عیسائیت کے اثر سے پاک رکھنے کے لئے ہم وہاں کوشش کریں۔ تیسرے مرکزی حکومت کے اقتصادی ترقیات کے کمشنر جناب الحاجی یحییٰ گوساؤ یہیں کے رہنے والے ہیں۔ جو ایک دیندار مسلمان ہونے کے علاوہ ہماری اسلامی خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

سکول کی تجویز اپنے تمام عبوری مراحل سے گذرنے کے بعد منظوری کی آخری حدود تک پہنچ چکی تھی۔ حکومت کی طرف سے چالیس ایکڑ کا قطعہ اراضی اس کے لئے مخصوص ہو چکا تھا۔ حکومت کے افسران نے جس خوش دلی اور خوش اسلوبی سے جملہ کارروائی سرانجام دی وہ قابل صد ستائش ہے۔ چونکہ گساؤ میں ہماری کوئی جماعت نہ تھی۔ نہ ہی کوئی اور واقفیت اس لئے سکوٹو میں برادرم عبد المجید صاحب بھٹی کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے نہ صرف مقامی طور پر کاغذات کی تکمیل کے سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کی بلکہ گساؤ میں ایک ایسے دوست کا پتہ دیا جو سکول کے اجراء کے سنے تمام ابتدائی مراحل طے کرنے میں بہت مفید ثابت ہوئے۔ چنانچہ پہلا داخلے کا امتحان انہی کی وساطت اور انتظام سے انجام پایا۔ اسی طرح سکول کے لئے عارضی عمارت کے حصول میں کامیابی بھی انہی کی مرہون منت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

### داخلہ کا پہلا امتحان

داخلے کے پہلے امتحان [illegible] نومبر ۱۹۷۰ء میں کانو سے گساؤ پہنچا۔ بہت تھوڑے طلباء اس امتحان میں شامل ہوئے اور ان میں سے بہت کم داخلے کے قابل قرار پائے۔ دوسرے داخلے کے امتحان کے [illegible] سے

(باقی دیکھیں صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ تبوک ۱۳۵۰ ہش

# کشمیر ترقی کر رہا ہے!

**ماہ اگست** کے آخری ہفتہ میں اس بار پھر ہمیں سرینگر کانفرنس میں شرکت اور وہاں کے احبابِ جماعت سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ سرزمینِ کشمیر بالخصوص سرینگر کا تاریخی شہر دلربا نظاروں اور پُر فضا مقامات کے سبب دُور دراز کے سیاحوں کی کشش کا باعث ہے۔ اور ہمارے لئے یہ خطۂ ارض علاوہ اِن مادی اور جسمانی اسباب کے رُوحانی پہلو سے بھی اپنے اندر خاص قسم کی جاذبیت اور کشش رکھتا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ علیہا السلام کے ذکر کے سلسلہ میں خدا تعالےٰ کی آخری کتاب قرآن مجید میں اس خطۂ ارض کا تذکرہ ان الفاظ میں آیا ہے:۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ (سورۂ مومنون آیت ۵۱)

اور ہم نے ابنِ مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا۔ اور ہم نے ان دونوں کو (ایک بڑی مصیبت کے بعد) ایک اُونچی جگہ پر پناہ دی جو پُرسکون ٹھہرنے کی جگہ اور بہتے پانیوں والی تھی۔

چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ واقعۂ صلیب کے بعد سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں بامرِ الٰہی ایک طویل خفیہ سفر کرکے اس وادی میں تشریف فرما ہوئے۔ اور اپنے مشن کی تبلیغ و اشاعت کے بعد بموجب حدیثِ نبوی ؐ ۱۲۰ سال کی عمر پاکر اللہ کو پیارے ہوئے اور محلہ خانیار سرینگر میں مدفون ہوئے جن کا مزار اب بھی مرجع الخلائق بنا ہُوا ہے۔

قرآن مجید نے جن الفاظ میں حضرت مسیح ؑ اور ان کی والدہ کو پناہ ملنے کے مقام کا ذکر فرمایا ہے۔ ان الفاظ کی معنویت اور کامل تشریح و تفصیل ایسی جامع ہے کہ مختصر سے الفاظ میں اس خطۂ ارض کا پورا پورا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے۔ اور جو کوئی بھی اس وادی کا بچشمِ خود مشاہدہ کر لیتا ہے وہ قرآنِ پاک کے بیان کی تصدیق کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اور جس صورت میں کہ بائیبل اور یہودیوں و ہندوؤں کی تاریخ سے بہت سے حوالے اس امر کی تائید کرتے ہیں معقولی طور پر اس بات سے انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔

جموں سے سرینگر تک ۱۳ گھنٹے بس کا سفر اگرچہ خاصہ اُکتا دینے والا ہے۔ لیکن اونچے اونچے سلسلہ کوہ کو پار کر جانے کے بعد جونہی وادی میں داخل ہوتے ہیں تو رستے کی ساری کوفت اور طبیعت میں پیدا شدہ اکتاہٹ یکسر دُور ہو جاتی ہے۔ قدم قدم پر دلکش نظارے، بہتے پانیوں کی سرسراہٹ، حدِ نظر تک پھیلے ہوئے دھان کے کھیت اور خوشبو سے معمور فضا، طبیعت میں ایسی شگفتگی پیدا کر دیتی ہے کہ بار بار آنے کو دِل چاہتا ہے۔ جموں کو سرینگر سے ملانے والی بل کھاتی میلوں میل لمبی سڑک پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر ایسی عمدگی سے بنائی گئی ہے کہ خدا کی قدرت کے ساتھ ساتھ انسان کے عزم وہمت اور تجربہ کاری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ جگہ جگہ دو پہاڑوں کو ملانے کیلئے مضبوط پل ہندوستانی انجینئروں کی مہارت اور پختہ کاری کی گواہی دے رہے ہیں۔ اِس کے باوجود جگہ جگہ کاریگروں اور مزدوروں کی بیسیوں ٹولیاں مزید اصلاحات و مرمت کے کام میں لگی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔

عام سیاحوں کے لئے تو فی زمانہ پہاڑوں کو کاٹ کر کشادہ رستے بنا دینا کوئی خاص بات معلوم نہ ہو۔ لیکن قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والے مومن کے لئے اس میں بھی کلام مجید کی صداقت کا زبردست نشان ہے۔ یہ قرآن مجید ہی تھا جس نے چودہ سو سال پہلے بطور پیشگوئی اس زمانہ کے حالات کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ

کہ ایک زمانہ آتا ہے کہ جب حضرتِ انسان پہاڑوں کی طرف خاص توجہ کرے گا اور اُنہیں اُڑا اُڑا کر اُن میں بکثرت قابلِ رہائش مقامات بنالے گا۔ اس پہلو سے جموں سرینگر سڑک میں بانہال پہاڑوں کے اندر بنائے گئے ۲ ½ کلومیٹر لمبے ڈبل ٹنل بھی اگر انجینئرنگ کا شہکار ہیں تو قرآن مجید کی صداقت کا ایک نشان بھی۔ جن سے شدید برف باری کے دنوں میں بھی رسل و رسائل کے ذرائع مسدود ہو جانے کا خطرہ دُور کر دیا گیا ہے۔

نہ صرف جموں کشمیر کی سڑک ہی ایسی ہے بلکہ ساری ہی وادی میں ایسی عمدہ سڑکوں کا جال بچھا ہُوا ہے اور وہاں کی آبادی بڑی سہولت کے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام کا سفر کرتی اور اپنے کاروبار کو فروغ دیتی ہے۔

اسی طرح وادی کے اندر مختلف مقامات پر جو صنعتی انقلاب آتا جا رہا ہے وہ بڑا ہی حوصلہ افزا ہے۔ صنعت و حرفت کے ساتھ ساتھ زراعت کے شعبہ کی طرف بھی خصوصی توجہ ہو رہی ہے۔ مختصر پروگرام کے سبب ہمیں سوائے سرینگر کے وادی کے اندر گھومنے پھرنے کا تو وقت نہیں مل سکا۔ البتہ ساہا سال سے لگ رہی سرینگر میں نمائش دیکھنے سے کشمیر کے ترقیاتی منصوبوں کی اہمیت اور وسعت کا کافی حد تک اندازہ ہو جاتا ہے۔ ایسے ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ نئی پود کی تعلیم کے لئے بہت سے سکول اور کالج کھل چکے ہیں۔ زیادہ لطف کی بات یہ ہے کہ وہاں بیشتر تعلیم مفت ہے۔ اب یہ اہلِ کشمیر کا کام ہے کہ ایسے سُنہری مواقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں اور اپنی آئندہ نسل کو زیورِ علم سے آراستہ کرکے اپنی پسماندگی کا خود علاج کریں۔

بہرحال یہ سب کشمیر کی ترقی کے مادّی اسباب کا ذکر ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے کشمیری بھائی ان سہولیات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ لیکن مذہبی اور روحانی اُمور سے زیادہ دلچسپی رکھنے کے باعث وادیٔ کشمیر میں مذکورہ دلکشی کے وسائل کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے دلی انبساط اور خوشی اس حقیقت کے انکشاف سے حاصل ہوتی ہے کہ اہلِ کشمیر احمدیّت کی طرف زیادہ توجہ دینے لگے ہیں۔ اور ان کی دلی رغبت جماعت کو قریب سے مطالعہ کرنے اور اس کی خدماتِ دینیہ سے متأثر ہوکر اس اہم دینی ذمہ داری میں خود کو شریک کر لینے کی خواہش اور فیصلہ ہے۔

یہ خدا کا فضل ہی ہے کہ اس سرزمین میں احمدیت کی مقبولیّت کا یہ عالم ہے کہ بعض مقامات پر تو اچھی خاصی آبادی کے گاؤں کے گاؤں ہی احمدیوں کے ہیں۔ وہاں کے بسنے والے اپنے ذاتی کاروبار کے ساتھ ساتھ جماعتی تنظیم میں اِس طرح منسلک ہیں اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کے پروگرام اس طرح پر جاری ہیں کہ ہر ایسے گاؤں میں قادیان کا منظر نظر آتا ہے۔ ایسے دیہات کے علاوہ جہاں بھی چند گھرانے احمدیوں کے آباد ہیں ان میں بفضلہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی دینی بیداری پائی جاتی ہے۔ جس کا ثبوت ایک تو سری نگر کانفرنس میں احباب کی کثیر التعداد والہانہ حاضری سے ملتا ہے۔ اور دوسرے ان سب کی مالی قربانیاں ان کے دلی جذبہ کی آئینہ دار ہیں۔ باوجود محدود ذرائع آمد رکھنے کے بڑے ہی اخلاص اور محبّت کے ساتھ دین کی اشاعت اور اس کی خدمت کے لئے اپنے پاک مالوں سے مخصوص حصّہ راہ خدا میں دیتے چلے جا رہے ہیں۔

اُنہی میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے نونہالوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ وہ مرکزِ سلسلہ قادیان میں آکر دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہیں میں سے بعض فارغ التحصیل ہو کر تبلیغ کے عملی میدان میں بھی پہنچ چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے قابلِ تعریف کام کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُن کی صحت اور علم میں برکت دے۔ اور ان کی مساعی کو بار آور کرے۔

اس طرح کی روحانی بیداری اور دین کی طرف رغبت دیکھ کر دل سے دُعا نکلتی ہے کہ وادیٔ کشمیر میں جو مادّی اسباب اہلِ کشمیر کی ترقی اور اُن کی پسماندگی دُور کرنے کے لئے بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ اہلِ کشمیر اُن کے ساتھ ساتھ دین کو بھی اسی رغبت اور توجہ کے ساتھ جگہ دیتے چلے جائیں تا وہ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے جہاں زندگی کی مادّی مسرّتوں اور خوشیوں کو حاصل کریں، وہاں خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اُس کی رضا کے حصول کے دروازے بھی اپنے لئے کھولتے چلے جائیں۔ تا کشمیر کی ترقی ان سب کے لئے حقیقی خوشی اور ابدی راحت کا موجب ہو!!

آمین ثم آمین۔

غفلتِ خوابِ حیاتِ عارضی کو دُور کر!
ہے تجھے گر خواہشِ تعبیرِ خوابِ زندگی

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

## محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب میڈیکل مشنری گیمبیا کے کام پر اظہارِ خوشنودی! انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں۔ اہم ارشادات

( از مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے )

اسلام آباد ۵ ربتوک ۱۳۵۰ ہش۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ ثم الحمد للہ۔

گذشتہ دو ہفتوں کی مجموعی رپورٹ مختصراً درج ذیل ہے:-

### مسجد احمدیہ اسلام آباد کے متعلق ہدایات

مورخہ ۲۳ ظہور کو سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صبح دس بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک ازراہِ شفقت کئی احباب کو انفرادی طور پر شرفِ ملاقات بخشا۔ ان ملاقاتوں کے دوران حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد انجینئر مکرم طبیب علی شیخ صاحب آرکیٹیکٹ مکرم ضیاء صاحب اور اپنے بعض دوسرے رفقاء کار کے ساتھ مسجد کے منظور شدہ نقشہ جات لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے نقشہ جات ملاحظہ فرماتے اور ارا کین کو تعمیر کے متعلق ضروری ہدایات سے نوازا۔ پھر شام سوا چھ بجے سیدنا حضور ایدہ اللہ بنفسِ نفیس متعلقہ قطعہ زمین دیکھنے تشریف لے گئے۔ محترم ورک صاحب اور دوسرے احباب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور نے مجوزہ پلاٹ کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ جگہ ماشاء اللہ بہت اچھی اور خوش منظر ہے آپ نے موقعہ پر دوبارہ نقشہ جات کی روشنی میں عمارت کی تعمیر کا پورا جائزہ لیا۔ اور پھر اراکین تعمیر کمیٹی سے فرمایا۔ میرے یہاں سے جانے سے پہلے پہلے اس کی پوری بنیادیں مکمل ہو جانی چاہئیں۔ بنیادوں کے مکمل ہو جانے کے بعد حسبِ حالات و ضرورت عمارت کی مختلف Phases یعنی مرحلہ وار تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے۔ اخراجات کے تخمینہ جات بغرض استصواب و مشورہ ایک ہفتہ کے اندر اندر پیش کئے جائیں۔ آپ نے عمارت کی مضبوطی، عمدگی اور پائیداری کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔ نیز مجوزہ عمارت میں بعض تبدیلیاں اور اضافے مثلاً مستورات کے لئے دوسری منزل تجویز کرتے ہوئے فرمایا۔ اس سے خرچ تو بے شک بڑھ جائے گا مگر ایک بہت بڑی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ فرمایا اس طرح پہلے مرحلے میں دو منزلہ عمارت پر کم و بیش اسی ہزار روپے خرچ آئیں گے۔ محترم ورک صاحب نے عرض کیا۔ صرف نچلی منزل کے لئے ہمارا اندازہ ۵۹ ہزار روپے کا ہے جس میں سے مقامی جماعت تو بمشکل ایک چوتھائی جمع کر سکتی ہے باقی تین چوتھائی کے لئے حضور سے امداد کے ملتجی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ حسبِ ہدایت یہ کام بلا تاخیر شروع کر دیا جائے۔ یہاں کی جماعت جتنا خرچ کر سکتی ہے کرے۔ بقیہ کا انتظام اللہ تعالیٰ کر دے گا۔ حضور کے اس ارشاد پر محترم ورک صاحب اور جملہ اراکین کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ان کے چہروں پر تشکر کے جذبات بکھر گئے اور وہ حضور کی ہدایات کی روشنی میں مسجد کے اس ضروری حصے کو جلد از جلد مکمل کرنے کے پختہ عزم سے سرشار نظر آنے لگے۔

یاد رہے کہ مسجد کے اس قطعہ زمین کی حد بندی کے طور پر چار دیواری قریباً دو سال سے مکمل ہو چکی ہے اس میں مشرقی جانب فی الحال ایک کمرہ اور خادم مسجد کا ایک چھوٹا سا مکان بھی عارضی طور پر بنا ہوا ہے۔ حضور اس کمرے میں بھی تشریف لے گئے اور محراب میں کھڑے ہو کر نقشے میں دیئے گئے اصل محراب سے جہتِ قبلہ کا اندازہ لگاتے ہوئے فرمایا یہ محراب پوری طرح قبلہ رخ نہیں ہے۔ مکرم انجینئر صاحب نے عرض کیا حضور کا اندازہ درست ہے۔ اس کی جہت واقعی ٹھیک نہیں ہے۔ فرمایا یہ تو عارضی انتظام ہے۔ بدلنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں صفوں کو تھوڑا سا ترچھا کر کے صحیح طور پر قبلہ رخ بچھا لیا جایا کرے۔

### ملاقاتیں

شام کے جھٹپٹے میں اسلام آباد کی فرحت افزا اور تازگی بخش فضا میں کھلی موٹر کار میں بیٹھے بیٹھے ہوا خوری کے بعد حضور جب سوا سات بجے شام واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے تو آپ نے جملہ احباب سے ملاقات فرمائی۔ جو آپ کی ملاقات کے لئے دیر سے منتظر تھے۔ حضور بعض احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب لاہور (سابق سیکرٹری مال کراچی) کی درخواست پر حضور نے ازراہ شفقت انہیں عنطیانہ کی ایک ہومیوپیتھی دوا مرحمت فرمائی۔ اس کے خوشکن اثرات کے ذکر پر حضور نے فرمایا بعض دوست اس دوائی کے ساتھ معجزانہ اثرات کی امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں یہ درست نہیں ہے یہ کوئی منتر وغیرہ نہیں ہے۔ یہ بھی عام دوائیوں کی طرح ایک دوائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو تو اس کا اثر ہوتا ہے اور یہ اثر بھی تدریجاً رونما ہوتا ہے۔ اس موقع پر محترم کرنل ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب نے حضور کی خدمت میں مشورۃً عرض کیا۔ کہ جن دوستوں کو حضور سے یہ دوائی لینے کا شرف حاصل ہوا ہے اور جنہیں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ آرام آ گیا ہے یا آرام آ رہا ہے انہیں اپنے تاثرات بھجوانے چاہئیں اور پھر یہ تاثرات یکجا طور پر جمع بھی ہو جانے چاہئیں۔ حضور نے فرمایا۔ دوست اپنے اپنے خیالات و تاثرات دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجواتے رہتے ہیں۔

### مبلغ غانا کے والد محترم کی وفات پر اظہارِ افسوس

محترم شاہد احمد صاحب قریشی (ابن قریشی محمد افضل صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ) جو غانا میں ہمارے ایک سکول میں ٹیچر ہیں اور اب رخصت پر آئے ہوئے ہیں۔ حضور کی ملاقات کے لئے حاضر تھے حضور ان سے غانا کے تبلیغی، علمی اور تعلیمی امور سے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ اثنائے گفتگو میں حضور نے مکرم بشارت احمد بشیر صاحب مبلغ انچارج غانا کے والد محترم کی وفات پر اظہارِ افسوس اور دعائے مغفرت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اس مجاہد بھائی کو غریب الوطنی میں اپنے عزیز و اقارب کی وفات کے پے در پے صدمات اٹھانے پڑے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں یہاں ان کے خسر اور والدہ اور اب والد بھی انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سلسلہ میں حضور کی طرف سے پہلے تار اور بعد میں خط کے ذریعہ بھی ان سے اظہار تعزیت کیا جا چکا ہے۔

### سفر ایبٹ آباد

مورخہ ۲۳ ظہور کو حضرت اقدس صبح دس بجے ایبٹ آباد تشریف لے گئے شام ساڑھے سات بجے واپسی ہوئی۔ اگلے روز مقامی اور باہر سے تشریف لانے والے احباب کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ازراہِ شفقت دو تین گھنٹے تک انفرادی طور پر ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ ان ملاقاتیوں میں طلباء جامعہ احمدیہ کی ہائیکنگ پارٹی بھی شامل تھی جو وادی کاغان کی سیر و سیاحت کر کے واپسی پر استاذی المکرم ملک مبارک احمد صاحب و مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر کی سرکردگی میں آج صبح یہاں پہنچی تھی۔

شام سات بجے حضور انور باہر لان میں تشریف لائے اور جملہ احباب سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ جن میں مکرم چوہدری منور حسین صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودھا بھی شامل تھے۔ حضور قریباً نصف گھنٹہ تک احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے ارشادات عالیہ سے مستفید فرماتے رہے۔ حضور نے احباب کو گیمبیا مشن کی دو تصویریں دکھائیں۔ ایک تصویر مسجد کی تھی۔ جسے ایک نئی جماعت نے حال ہی میں تعمیر کیا ہے۔ اور دوسری تصویر اس سکول کے ایک حصے کی تھی جس کا حضور نے اپنے مغربی افریقہ کے دورے میں سنگِ بنیاد رکھا تھا۔

### میڈیکل مشن گیمبیا کے کام پر اظہارِ خوشنودی

مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب مشنری ڈاکٹر گیمبیا کے حسن کارکردگی کا ذکر کرتے حضور نے فرمایا ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہم سے نہ رہائشی سہولتوں کا مطالبہ کیا اور نہ طبی آلات کا۔ انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں تھوڑے سے سامان کے ساتھ کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلی خلوص اور انتھک محنت کو شرفِ قبولیت بخشا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کا کلینک پھولنے پھلنے اور معقول آمدنی کا ذریعہ بھی بن گیا۔ اب ان کے کلینک کی بچت سے نہ صرف اس سکول

کا یہ ایک حصہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جو تصویر میں دکھائی دے رہا ہے بلکہ بعض دوسری ضرورتوں پر بھی خرچ کیا گیا ہے آپ نے فرمایا گیمبیا تعلیمی لحاظ سے بھی بہت پیچھے ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے۔ انشاء اللہ ستمبر میں سکاسے اس سکول میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔ اگلے چند سال تک ہم انشاء اللہ یہاں مزید تین نئے سکول کھول دیں گے۔ افریقی ممالک کی تعمیر و ترقی میں ہماری طبی اور تعلیمی خدمات بھی خدا کے فضل سے رائیگاں نہیں جائیں گی۔ حضور نے فرمایا مجھے اپنے دورے میں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی رہی کہ افریقن لوگ بڑے، اور چھوٹے، امیر اور غریب سادگی شعار، عزت کی روٹی پر قناعت کرنے اور خوش باش زندگی گزارنے والے ہیں۔

## کارکنان سلسلہ سے ملاقات

مورخہ ۲۵ ظہور کو حضور سے انفرادی طور پر ملاقات کا شرف حاصل کرنے والوں میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں اور مولانا محمد خالد صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر بھی شامل تھے۔ شام کو حضور نے ازراہِ شفقت احباب کو اجتماعی طور پر ملاقات کی سعادت بخشی۔ اور قریباً ایک گھنٹے تک احباب میں تشریف فرما کر انہیں اپنے زریں ارشادات سے متمتع فرمایا۔

اس موقعہ پر حضور نے مکرم ڈاکٹر نور الحق صاحب کوئٹہ کی درخواست پر ان کا وقف منظور کرتے ہوئے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے کوائف دفتر مجلس نصرت جہاں میں بھجوا دیں۔ انہیں نائیجیریا بھجوا دیا جائے گا۔

## حضرت باوا نانک کا نام زندہ رہے گا

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ بڑے پایہ کے بزرگ تھے اللہ تعالےٰ کو ان کی کوئی نیکی پسند آگئی اس لئے وہ ان کے نام کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ جب سکھ حکومت قائم نہیں ہوئی سکھوں نے ان کے نام کو زندہ اور قائم رکھا۔ اگر سکھ نہ ہوتے تو ان کا نام مٹ جاتا۔ احمدیت نے بدلائل ثابت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو بحیثیت ایک مسلمان ولی اللہ اور روحانی بزرگ ثابت کیا۔ اس لئے اب حضرت باوا علیہ الرحمۃ کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے کسی اور کی ضرورت نہیں رہی۔ امت مسلمہ کے کروڑوں دوسرے اولیاء اللہ کے صدقہ ان کا نام بھی زندہ رہے گا۔ ویسے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ سکھ

بھائیوں کے لئے بھی دین و دنیا کی رحمتوں کے حصول کے سامان پیدا کرے۔

## سیر کا پروگرام

مورخہ ۲۶ ظہور۔ صبح سے موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ پروگرام کے مطابق آج صبح سیدنا حضرت اقدس ہفت عشرہ کے لئے بعض پہاڑی صحت افزا مقامات پر تشریف لے جانے والے تھے بارش کی وجہ سے روانگی ملتوی ہوگئی۔ دوپہر کے بعد مطلع صاف ہوگیا۔ حضور نے محترم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب ربوہ کو شرف ملاقات بخشا۔ شام کو حضور تھوڑی دیر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضور نے بعض احباب سے جن میں برادرم مکرم منیر شمیم صاحب خالد ایم۔ اے لیکچرار ٹی۔ آئی کالج ربوہ بھی شامل تھے ملاقات فرمائی۔ اور تھوڑی دیر تک اُن سے گفتگو فرماتے رہے۔ اثنائے گفتگو میں فرمایا کل موسم ٹھیک ہوا تو ہم انشاء اللہ چند دن کے لئے باہر جائیں گے۔ ورنہ پروگرام ملتوی کریں گے۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ موسمیات والوں کا تو قیاس ہے کہ کل بھی سارا دن بارش رہے گی۔ حضور نے فرمایا یہ تو ان کے اندازے ہیں ہم قیاس آرائیوں کی بجائے اللہ تعالےٰ کا فعل دیکھ کر فیصلہ کریں گے۔

اگلے دن یعنی ۲۷ ظہور کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے صبح آٹھ بجے مطلع صاف ہوگیا۔ سیدنا حضرت اقدس مع افراد خاندان اور عملہ کے ضروری اراکین ایبٹ آباد کی طرف پہاڑی صحت افزا مقامات پر تشریف لے گئے اور نو دن بعد یعنی مورخہ ۴ تبوک چھ بجے شام بخیر و عافیت واپس تشریف فرما ہوئے تو اس کوٹھی کی قسمت دوبارہ جاگ اُٹھی اور اس کے در و دیوار ایک بار پھر بقعۂ نور بن گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

---

حوصلہ فرمایا۔ دوران خطاب آنمحترم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ حقیقی عشق و محبت پیدا کرنے اور محبت کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ بھی آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ حقیقی عقیدت و محبت رکھنے والے ہوں۔ خطاب کے اختتام پر آنمحترم نے لمبی اور پرسوز دعا کرائی۔ اس طرح اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اُدھر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے بھی خواتین کو مغرب عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھوائیں بعدہٗ تربیتی امور اور مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی اور وہاں کی بہنوں میں بھی "تحریک خاص" فرمائی جس کے نتیجہ میں اس چھوٹی سی جماعت کی خواتین نے مبلغ ۴۲/- روپے جمع

# آسنور و کوریل (کشمیر) میں

# حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ورود مسعود

## آپ کی اور محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی اہم مصروفیات

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری قادیان)

مورخہ ۶ تبوک (ستمبر) شام ساڑھے پانچ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مع بیگم صاحبہ پارٹی پوروہ سے آسنور و کوریل کی جماعتوں میں تشریف لائے۔ ہر دو جماعتوں نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ آنمحترم کے شایانِ شان استقبال کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے جملہ احباب جماعت سے مصافحہ و معانقہ فرمایا اور بچوں کو پیار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان کے اس بابرکت وجود کے پیار و محبت سے ہر چہرہ خوشی و مسرت سے کھل اُٹھا۔

### مسجد احمدیہ آسنور میں ایک تربیتی جلسہ

اسی دن مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم عبد القادر صاحب بیگ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم بشارت احمد صاحب ڈار کی نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب محترم نے احباب جماعت سے قریباً ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ اس جامع تربیتی خطاب کے دوران آنمحترم نے فرمایا۔ دوستوں کو اپنے انجام پر نظر رکھنی چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انما الاعمال بالخواتیم۔ پس ہر ایک کو خدا تعالےٰ کی بے نیازی سے ڈرتے اور اسکی وسیع رحمت سے پُر امید رہنا چاہیئے عاجزی اور انکساری اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے مقدس وجود کی عاجزی و انکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے متعلق فرماتے ہیں ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

آنمحترم نے قرآن مجید کے اس ارشاد اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کی طرف خصوصی توجہ مبذول کروائی۔ اور فرمایا کسی کو اپنے خاندان اور ظاہری جاہ و حشمت پر ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ اپنے اندر حقیقی تقویٰ پیدا کرنا ہی خدا تعالےٰ کے حضور معزز بننے کا گُر ہے۔

خطاب کے اختتام پر آنمحترم نے دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۹/۷ تبوک ساڑھے دس بجے صبح محترم صاحبزادہ صاحب موصوف، کچھ احباب کے ساتھ پیدل ہی دریائے "ویشو" کے راستے رشی نگر کے لئے روانہ ہوئے۔ اور شام تک وہاں کے احباب جماعت کو مستفیض فرمایا۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ آسنور ہی تشریف فرما تھیں۔ آپ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لجنہ اماء اللہ آسنور نے بھی ایک تربیتی اجلاس کا اہتمام کر رکھا تھا۔

### لجنہ اماء اللہ آسنور کا ایک تربیتی اجلاس

مورخہ ۹/۷ سوا بارہ بجے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں مجلس لجنہ اماء اللہ آسنور کے تربیتی اجلاس کی کارروائی مکرمہ مریم بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ عائشہ ونفیسہ کی نعتیہ نظم کے ساتھ شروع ہوئی۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے تربیتی خطاب فرمایا۔ آنمحترمہ نے دوران خطاب نعمت خلافت کا ذکر کر کے خلافت سے وابستگی کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات خصوصی طور پر تعلیم القرآن کی طرف توجہ دلائی آنمحترمہ نے چار خواتین کو سترہ آیات حفظ کرنے پر سندات عطا فرمائیں۔ اور دوران خطاب مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن کریم کے لئے تحریک خاص فرمائی۔ چنانچہ اسی مجلس میں مبلغ ۔۔۔ روپے جمع ہوئے۔ بعدہٗ دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

### جماعت احمدیہ کوریل میں تربیتی جلسہ

آسنور سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر کوریل کی جماعت ہے شام چھ بجے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ تشریف لے گئیں اور وہاں کی خواتین سے ملاقات فرمائی۔ مغرب کے وقت حضرت صاحبزادہ صاحب بھی رشی نگر سے واپس ہو کر جماعت احمدیہ کوریل میں تشریف لے آئے اور نئی مسجد میں جو جماعت نے حال ہی میں تعمیر کی ہے۔ مغرب عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں بعدہٗ تربیتی جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی عزیزم بشیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزم شیخ محمد یوسف نے نظم "رہ کر مبارک سبحان من یرانی" سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے احباب جماعت کو نہایت مؤثر اور رقت آمیز خطاب سے مستفیض

ص ۲۲

قسط نمبر (۱)

# اسلام و مسیحیت

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر اشاعت تصنیف قادیان

(۱) "ظہور یا کفارہ کے قبل کے بنی آدم" کے عنوان میں جناب پادری عبدالحق صاحب لکھتے ہیں کہ از روئے اسلام اس دنیا کی پیدائش کا مقصد یہ مانا جاتا ہے کہ خدا نے انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ مگر انسانوں نے اس کے خلاف چلنا شروع کر دیا۔ تو اللہ میاں کی اپنے مقصد میں ناکامی پر یہ پھبتی صادق آتی ہے کہ ؎

بگاڑ سی کھیر ہو گیا دلیا۔۔۔۔ اور
مرض بڑھتا گیا۔۔۔ جوں جوں دوا کی

پادری صاحب لکھتے ہیں کہ اس کے برخلاف مسیحی مذہب یہ بتاتا ہے کہ "اس دنیا میں خدا کی بادشاہت موجود نہیں چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کیا۔ اور وہ ابلیس کے زیر اثر ہے۔ اور خدا محبت ہے۔ وہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں۔

(ھما جنوری مارچ ۱۹۷۱ء)

(۲) اب سوال پیدا ہوتا تھا کہ اس نے مسیح سے قبل انکی نجات کا کیا ذریعہ قرار دیا؟ اسکے جواب میں پادری صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

(الف) ان سے وہ تحمل کرکے طرح دیتا رہا۔

(ب) ضمیر و عقل کے وسیلہ سے تحقیق نور کی روشنی بخشتا رہا۔

(ج) اس روشنی کے ذریعہ سے غیر اقوام نے طبعی شریعتوں سے استفادہ کیا

(د) بنی اسرائیل نے اس روشنی کے ذریعہ سے الہامی شریعت سے استفادہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ان کے اضطراری اعمال ابتدائی انسانیت کے رد و بدل کا معیار ٹھہرے" (البفاصلہ)

یہاں تک تو پادری صاحب کی بات کا مطلب ظاہر ہے۔ مگر اس کے درمیان انہوں نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ یہ ہے کہ

"اور الٰہی تحمل یعنی بذریعہ کفارہ گناہوں کی معافی اور خدا کے مفت فضل سے استفادہ توبہ اور جانوروں کی مثالی قربانی کے وسیلے کرتے رہے"

اس سے ان کا مدعا یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ توبہ اور جانوروں کی قربانی کے ذریعہ سے کفارہ والا فائدہ اٹھاتے رہے اور خدا سے معافی اور مفت فضل حاصل کرتے رہے۔ جیسا کہ اب ان کے خیال میں مسیحی مفت بغیر اعمال شریعت بجائے نیکیوں کے گناہوں کی معافی اور فضل حاصل کرتے اور نجات پاتے ہیں گویا اس طرح انسان قربانی و توبہ کے ذریعہ سے اپنے لئے فضل الٰہی پیدا کرتے رہتے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اسی طریق کی بجائے خدا نے کفارہ کے لئے اس وقت مسیح کو کیوں نہ بھیجا یا وہی سابقہ طریق آئندہ کیوں نہ جاری رکھا

(۳) پادری صاحب کا انوکھا بیان یہ ہے کہ بنی اسرائیل اسیری کے زمانہ میں غیر اقوام کے ساتھ مخلوط ہو گئے تھے۔ اور ان کے وسیلہ سے پرانی انسانیت تکمیل پاکر نئی انسانیت کے آغاز کیلئے مستعد ہو گئی چنانچہ ان میں سے ایک سو بیس اشخاص کی جماعت اس دنیا میں خدا کی بادشاہی کی بنیاد ٹھہری۔۔۔۔ اور کلمۃ اللہ کا ظہور ہوا" جس میں ہو کر خدا نے اپنے ساتھ دنیا کا میل کر لیا"

(۴) آگے چل کر لکھتے ہیں کہ پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا۔ دوسرا آدمی (یعنی مسیح ناقل) آسمانی ہے" اور خدا کا حقیقی ظہور تھا۔ نہ صرف انسانی صورت میں کلمۃ اللہ کا ظہور سے ہی ممکن ہوا۔ (ربنہ ۷)

مگر سوال یہ ہے کہ مسیح کے آسمانی ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اگر وہ بن باپ تھا تو آدم بھی بن باپ تھا۔ اگر وہ مریم کے پیٹ سے پیدا ہو کر آسمانی کہلا سکتا ہے۔ تو یوحنا کیوں آسمانی نہ تھا جبکہ "جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں"۔

(متی ۱۱ : ۱۱)

اگر آسمان پر چڑھنے کی وجہ سے وہ آسمانی ہے۔ تو ایلیا اور حنوک کیوں آسمانی نہیں جبکہ بقول بائبل وہ آسمان پر اٹھائے گئے اور ایلیا کی واپسی کی بھی پیشگوئی ملاکی نبی کی کتاب کے آخر میں موجود ہے۔ یہ کہنا کہ خدا کا حقیقی ظہور صرف مسیح کے ذریعہ سے ہوا بائیبل کے خلاف ہے۔ بائیبل سے ظاہر ہے کہ خدا ابراہیم یعقوب و دیگر نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا۔ اسلئے تو وہ زبور ۸۲:۶ میں خدا اور خدا کے فرزند کہلاتے تھے

(۵) پادری صاحب نے مسیح کو چراغ صبح کا ستارہ۔ آفتاب صداقت۔ عالم بالا کا آفتاب۔ اور صبح کا چمکتا ہوا ستارہ عہد جدید کے حوالوں سے قرار دیا ہے مگر حضرت مسیح نے کبھی بھی اپنے لئے یہ دعوے نہیں کئے۔ اور مکاشفہ کا حوالہ تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ مسیح کے اس مکاشفہ میں ان کے بعد صبح کے ستارے کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ جو انکے اپنے متعلق نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ یہ پیشگوئی حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے متعلق ہے چنانچہ قرآن کریم میں آپ کو سراج منیر اور الطارق۔ النجم۔ الثاقب وغیرہ قرار دیا گیا ہے۔

(۶) باقی ص۸۔ و ص۹۔ پر جس قدر دعاوی مسیح کے لئے پادری صاحب نے درج کئے ہیں۔ وہ سب بلا ثبوت ہیں۔ ہاں وہ بے شک اپنے وقت۔۔۔ راہ نما و نجات دہندہ تھا۔ جسکے مکاشفہ ۔۔ باب ۱۱ میں دو نبیوں کے ان کے بعد آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور وہ دونوں حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مبارک وجودوں میں پوری ہو چکی ہے اور مسیحی بھائی یہود کی طرح ان کے مخالف ہیں عیسائیوں نے اسکے خلاف یہ کہہ دیا کہ وہ نبوت اب ختم ہے۔ اور دور الوہیت شروع ہے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ نے ان کی اولاد میں انبیاء اور روحانی بادشاہ کھڑے کرنے کا ابدی عہد دیا تھا۔ جسے مسیح نے بھی دہرایا اور فرمایا خدا کی بادشاہت تم سے چھین کر اوروں کو دے دی جائے گی۔ ملاحظہ ہو

(پیدائش باب ۱۷

اور متی باب ۲۱ : ۴۳ : ۴۴)

پھر یہودیوں اور مسلمانوں نے بھی دور نبوت ختم قرار دے دیا حالانکہ حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے بعد وہ خود ایک نبی سابق کے آنے کے منتظر ہیں اور قرآن کریم نے حضرت مسیح ۔۔۔ مکاشفہ والی پیشگوئی کو ۔۔۔ شاہد ۔۔۔ میں دہراتے ہوئے فرمایا ہے کہ دوسرا گواہ اور نور نبی حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے بعد آئے گا۔ سو اب وہ آگیا ہے اور مکاشفہ و قرآن کریم کی یہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہو چکی ہے۔

(۷) متی کی انجیل ۔۔۔ ہے

"تیری بادشاہی آئے گی"

اس سے مراد پادری صاحب پنتیکوست کے دن جمع ہونے والے مسیحیوں کے ۱۲۰ افراد کی جماعت لیتے ہیں۔ (البفاصلہ) اس کے لئے وہ لوقا کا حوالہ دیتے ہیں کہ "دیکھو خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔ اور ساتھ ہی مسیح کا یہ فقرہ بھی نقل کیا ہے کہ" خدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح نے اوّل بادشاہی سے ظاہری بادشاہی مراد لے کر داؤد والی پیشگوئی کا مطلب یہ لیا تھا کہ ان کو حکومت ملے گی اس لئے حواریوں کو کپڑے بیچکر ہتھیار خریدنے کا حکم دیا تھا۔ مگر بعد میں فرمایا کہ میری بادشاہی آسمانی و روحانی ہے۔

پادریوں کو یہ معلوم ہی نہیں کہ بادشاہی سے مراد نبوت بھی ہوتی ہے اور نبی روحانی بادشاہ کہلاتا ہے۔ پس اگر اس سے مراد ظاہری بادشاہی ہوتی۔ تو روحانی بادشاہی بھی مراد ہوتی ہے۔ اور اس روحانی بادشاہت کے ظہور کی انبیاء پیشگوئی کرتے چلے آرہے تھے۔ اور مسیح نے بھی فرمایا کہ وہ بادشاہی یعنی نبوت تم سے چھین لی جائے گی اور دوسروں کو دے دی جائے گی۔ پادری صاحب اس بادشاہی کی طرف نہیں آنا چاہتے۔ اور ادھر ادھر کی بادشاہیوں کا جھمیلا لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس طرح حق سے محروم رہتے ہیں۔

(۸) پادری صاحب نے کفارہ کا پھر ذکر کیا ہے۔ مگر ہم اس کا جواب دے چکے ہیں کہ اس سے نہ تو خدا کا عدل رہتا ہے۔ نہ رحم بلکہ وہ ظالم اور غیر عادل ٹھہرتا ہے۔ مگر پادری صاحبان ۔۔۔ کا کچھ بھی جواب نہیں د۔۔۔ کے ذریعہ سے ۔۔۔ کرنا چاہتے ۔۔۔ تا۔

۔۔۔ رحم و ۔۔۔ ہیں مگر اس سے ۔۔۔ رت سمجھاتے ہیں کیونکہ بیگ۔۔۔ سزا دینا اور گناہ کو نظر ۔۔۔ دینے کے ارادہ کو چھوڑ ۔۔۔ ظلم اور بے رحمی ہے۔

(۹) پادری صاحب نے حضرت ۔۔۔

۔۔۔ دیتلوہ (۔۔۔ ۲۷)

[...]ن پیشگوئیوں کا ذکر کرکے ان کا [...] دکھایا ہے۔ مگر کیا اللہ [...] انکے مقابلہ [...] ہے کہ اسلام میں پیشگوئیاں [...] نہیں ملتیں۔ مثلاً جنگِ بدر کی پیشگوئی اور [...] فتح کی خبر اور رومیوں نے تجارت اور پھر مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوبیت کی پیشگوئی۔ جنگِ احد جنگِ احزاب۔ اور فتح مکہ کی پیشگوئی۔ تیس سال تک خلافت راشدہ کا قیام ملک کسریٰ کے ختم ہونے کی پیشگوئی یہود کی مغلوبیت خیبر کی فتح کی پیشگوئی آنحضرت صلعم شہزادہ امن کی ذات کی حفاظت مرکز اسلام کی حفاظت قرآن کریم کی حفاظت کی پیشگوئیاں ان کے مطابق آنحضرت صلعم کی ذات و مرکز و قرآن محفوظ رہا۔ اور آپ شہزادہ امن ثابت ہوئے۔ دشمن آپ کی زندگی میں ختم ہوگئے۔ مگر مسیح خود بھی محفوظ نہ رہا بلکہ صلیبی لعنتی موت کا شکار ہوا مرکز یروشلم بھی تباہ ہوا۔ اور انجیل کی تعلیم محفوظ نہ رہی۔ تصرف و تبدل ہوگئی۔ ایسا ہی دجال کے ظہور کی اسلامی پیشگوئی۔ پوری ہوئی۔ نہر سویز پانامہ نکلی سمندر ملائے گئے نئی سواری کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

(۱۰) پادری صاحب نے انجیل کے تراجم کی منادی کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ کہ تیرہ سو زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ اور یہ اشاعت کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہوئی۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس اشاعت کے ساتھ اسکی بدنامی کس قدر ہوئی۔ کس قدر اسکے نسخوں میں اختلاف، رد و بدل و تحریف ثابت ہوکر اسکی رسوائی کا موجب بنی اس قدر رسوائی کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہوئی۔ پادری کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ یہ اناجیل سراسر اغلاط بنتی جا رہی ہیں۔ آج ان کا پول کھل رہا ہے نہ وہ مسیح نے لکھکر دیں نہ کسی کو حفظ کرائیں۔ اصل انجیل کا کہیں نام و نشان نہیں ترجمہ در ترجمہ ہے۔ اور پھر اصل نہ ہونے کی وجہ سے وہ پایہ اعتبار سے ساقط ہیں اسکے مقابلہ میں قرآن کریم کتابت و حفظ کے ذریعہ محفوظ چلا آتا ہے۔ یہ حفظ کسی اور کتاب کو نصیب نہیں ہوا نہ کسی کتاب کے بانی نے اپنی کتاب خود لکھکر یا لکھوا کر دی ان کے بعد نامعلوم کیا کچھ رد و بدل ہوا۔ اس وجہ سے اب اناجیل سے بعض حصے خارج کئے جا رہے ہیں۔ اناجیل کے تراجم کا مستند ہونا تو کجا اصل ہی کا اب تک پتہ نہیں لگ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ مغرب کا اعتماد ان سے اٹھتا چلا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں اناجیل پر کسی عیسائی کا عمل نہیں وہ بغیر اعمال مفت فضل لینا چاہتے ہیں۔ ان پر عمل کی ضرورت نہیں سمجھتے نہ ایک گال پر تھپڑ کھاکر دوسری آگے کرنے کو تیار ہیں نہ اگلا حصہ پر کسی کا عمل ہے۔ پھر تراجم کس کام کے ؟

(۱۱) مسیحی مبشروں کے متعلق پادری صاحب نے لکھا ہے کہ ان جیسی قربانی کسی مذہبی قوم کی تاریخ پیش نہیں کرسکتی مگر یہ سراسر حقیقت کے خلاف ہے مسیح کے حواری صلیبی واقعہ کے وقت تتر بتر ہوگئے۔ خوف کے مارے کوئی ہمت کر کے ان کے پاس نہ رہا اور انکو اکیلا چھوڑ گئے اور مسیح کی طرف سے "بے اعتقاد" کا خطاب پایا اسکے مقابلہ میں صحابہ نے آنحضرت صلعم کے ساتھ رہ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کیں کفار کے ایسے ظلم سہے جو حواریوں پر نہ آئے تھے۔ انہیں سے ۱۳-۱۴ جنگ بدر اور ۷۰ جنگِ احد میں شہید ہوئے اور ایسا ہی ستر قاری بعض قبائل کے ہاتھوں شہادت کا جام نوش کر گئے اور بعد کی جنگوں میں باوجود دشمن کی فوج کی کثرت اور اسلامی فوج کی قلت کے ہمیشہ فتح پاکر اپنی بہادری اور خدائی تائید کا ثبوت دیتے رہے یہ بات مسیح کو کہاں حاصل ہوئی ان کے حواریوں نے کبھی ایسی جرأت نہ دکھائی۔ اور نہ کبھی دشمنوں پر فتح پائی۔ آنحضرت صلعم نے بھی مسیح کی طرح جنگِ احد میں زخم کھائے اور بے ہوش ہوئے۔ اور مشہور ہوگیا کہ آپ شہید ہوگئے ہیں۔ مگر ہوش میں آنے پر دشمن کے سامنے کھڑے رہے۔ مگر مسیح تو باغبان کا بھیس بدل کر روپوش ہوگئے اور پھر یہود کو کبھی نظر نہ آئے۔ دشمن مسیح کو پکڑ کر لے گئے۔ مگر دشمن آنحضرت صلعم کے سر کے پاس پہنچ کر بھی ناکام و نامراد رہا اور آپ محفوظ رہے اور دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ اور فتحیاب ہوتے رہے۔

(۱۲) پادری صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مسیحی کلیسیا ہی دنیا کی سب سے بڑی مذہبی جماعت ہے۔ جو دنیوی و دینی برکتوں میں مقدم ہے صرف وہی دہریت و کمیونزم کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ مگر پادری صاحب کو یاد نہیں کہ اب عام عیسائیت کا رجحان دہریت کی طرف ہے روس کا سارا ملک دہریہ ہوچکا ہے اور امریکہ اور یورپ میں باقاعدہ دہریوں کی سوسائٹیاں بنی ہوئی ہیں جو عیسائیت سے نکلکر اسپر حملہ آور ہیں اب تو عیسائیت کو سنبھلنا مشکل ہو رہا ہے اس کا زوال دنیا دیکھ رہی ہے۔ اس میں روحانیت نام کو بھی نہیں ان میں کوئی خدا رسیدہ انسان تک موجود نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پادری صاحب نے مسیحیت کی عملی و دنیوی ترقی کا ذکر کرتے وقت اسکی روحانیت کا نام تک نہیں لیا دوم مسیحیت اور دہریت اور کمیونزم وغیرہ کا مقابلہ جماعتِ احمدیہ کامیاب طور پر کر رہی ہے۔ اور اس کے سامنے عیسائیت کا محل بھی ہر جگہ متزلزل ہے۔ مسیح کی عدم صلیبی موت اور ہجرت کے بعد وفات تاریخی طور پر ثابت ہو چکی ہے۔ ان کی قبر کشمیر میں موجود ہے جس کا تاریخ میں ذکر پایا جاتا ہے "کتاب مسیح ہندوستان میں" کا جواب پادریوں سے آج تک بن نہ سکا۔

جماعتِ احمدیہ دہریت اور کمیونزم کا بھی جواب پیش کر رہی ہے جو مسیحیت کے لئے ناممکن ہے۔ ہم نے پادری صاحب موصوف کے دلائل ہستی باری تعالے ہمتا میں دیکھے۔ جن کا بیان بوداسا تھا اور منطق بھی جس سے کسی دہریہ کو فائدہ نہ پہنچ سکے اور ان کا خدا جو بقول ان کے ایک ہی صلیب پر یہود کے ہاتھوں سے مارا گیا تھا۔ اور بقول پادری صاحب زندہ ہوگیا تھا۔ نامعلوم اس ایک ہی مرے ہوئے خدا کو کس نے زندہ کر دیا تھا وہ ڈرپوک تو ایسا تھا کہ پھر کبھی یہود کو شکل تک نہ دکھائی۔ اور ہمیشہ کے لئے روپوش ہوگیا۔ اور ڈر کے مارے اب تک ظاہر نہیں ہوا یہ کہنا کہ وہ ہر عیسائی کی موت کے وقت اسپر ظاہر ہوتا ہے۔ بلا ثبوت ہے یہ کسی دہریہ پر حجت نہیں ہوسکتا دہریہ آج تک ان کی آمد ثانی کی پیشگوئی کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور وہی حوالے پیش کرتے ہیں جو پادری صاحب نے نقل کر کے ان کی تاویل کی ہے۔ اور ان کی آمد ثانی کو روحانی آمد و رؤیت قرار دیا ہے۔ بہرحال جس طرح مسیح حواریوں میں سے گیا تھا۔ انکی زندگی میں ان کے پاس نہیں آیا یہ خود پادری صاحب تسلیم کر رہے ہیں۔ وہ تو مانتے ہیں کہ وہ اب تک آسمان پر ہی موجود رہا ہے۔ اور اب بھی وہیں ہے۔ حالانکہ اس سے قبل عام مسیحیت ان کی دوبارہ آمد کا منتظر تھا۔ مگر اب تاویلوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ تو پادریوں کے مسلمات کی رو سے ہے ورنہ ہم تو مانتے ہیں کہ مسیح اپنے وعدہ کے مطابق صلیبی واقعہ کے ستر سال بعد کشمیر سے یروشلم گیا تھا۔ اور اس نے یہود کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔ وہ یوحنا کو کہہ آیا تھا کہ اگر میں چاہوں تو یہ میرے آنے تک کھڑا رہے۔ اسمیں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ یوحنا ان کے آنے تک زندہ رہے گا۔ چنانچہ مسیح جس طرح چور کی مانند بھیس بدل کر نکلا تھا۔ بھیس بدل کر یروشلم گیا اور یوحنا سے ملا جسکا ثبوت مسیح کی وہ بڑھاپے کی تصویر ہے۔ جو انسائیکلو پیڈیا والے نے دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے واپس جانے پر وہ تصویر لے لی گئی۔ اسے مسیح بھی کشمیر آگئے یہاں سے انہوں نے اپنا مکاشفہ یوحنا کو بھیجا جس میں کلیسیاؤں کو ہدایات بھی دی گئیں ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کشمیر سے مسیح کتنی دفعہ یروشلم گیا انہوں نے یہ ضرور فرمایا تھا کہ تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ انہوں نے ان کے پاس آتے جاتے رہنے کا وعدہ دیا تھا سو ضرور ہے کہ اسے پورا بھی کیا ہو۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ صدیاں بیت گئیں۔ مسیح نے ایک دفعہ بھی آسمان سے سر نکال کر مسیحیوں کو شکل نہ دکھائی اور نہ اپنا حال بتایا نہ ان کا معلوم کیا۔ اور نہ یہ بتایا کہ وہ کب واپس اتریں گے۔ اور یحییٰ مثیلِ ایلیا والے اپنے فیصلہ کے برخلاف کیوں نازل ہونگے۔ ایک اور امر بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ ہوسکتا ہے۔۔۔ ۔۔۔ انہوں نے اپنی بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی کی ہو جس طرح اپنی بادشاہت سمجھنے میں غلطی کھائی تھی۔

(باقی)

---

## تصحیح

۱۲ اگست ۱۹۷۱ کے بدر میں "منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ" کے عنوان کے تحت جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ) کے عہدیداران میں خاکسار کا نام سہواً ماسٹر محمد شمس الدین لکھ دیا گیا ہے۔ جبکہ خاکسار کا اصل نام ماسٹر محمد شمس الحق ہے۔ قارئین اسکی تصحیح فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار
ماسٹر محمد شمس الحق
سیکرٹری وقف جدید و تحریک جدید پنکال

# تحریکِ جدید اور غلبۂ اسلام

از مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریکِ جدید قادیان

لکل امۃ جعلنا منسکاھم ناسکوہ

(الحج رکوع ۹)

یعنی ہر قوم کی کامیابی وغلبہ کے لئے ہم نے ایک خاص معیار قربانی مقرر کیا ہوا ہے جسکی ادائیگی کے بعد ہی کوئی قوم کامیاب اور غالب ہو سکتی ہے۔

اس آیت کی روشنی میں جب قرآن کریم پر ہم غور کرتے ہیں تو غلبۂ اسلام کے لئے بعثتِ اولیٰ میں مسلمانوں کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ معیار مقرر فرمایا تھا۔

ان اللّٰہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنّۃ یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون وعدًا علیہ حقًا فی التوراۃ والانجیل والقراٰن۔

(سورۃ توبہ ع ۱۴)

یعنی مومنین سے اللہ تعالےٰ نے ان کی جانیں اور اموال جنّت کے بدلے میں خرید لئے ہیں پس ان کو اللہ تعالےٰ کے رستہ میں لڑائی کرنی پڑے گی وہ ماریں گے بھی اور مارے بھی جائیں گے ان کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ نے تورات انجیل اور قرآن میں وعدہ کیا ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح بعثتِ اولیٰ میں مسلمانوں کو متواتر تیرہ سال مظالم برداشت کرنے کے بعد مجبورًا لڑائیوں میں شامل ہونا پڑا اور کس طرح انہوں نے قربانی کے اعلیٰ معیار کو پیش کر کے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کر کے کامیابی حاصل کی (رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین)

بعثتِ ثانیہ میں اللہ تعالےٰ نے مومنین کی کامیابی اور غلبہ کے لئے جو معیار قربانی مقرر فرمایا ہے۔ اس کا ذکر سورۃ صف میں اس طرح ہے۔

تومنون باللّٰہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم من تحتھا الانھٰر ومسٰکن طیبۃ فی جنّۃ عدن ذٰلک الفوز العظیم ہ

کہ تم اللہ تعالےٰ پر اس کی کامل صفات کے ساتھ ایمان لاؤ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو مدّنظر رکھتے ہوتے اللہ تعالےٰ کے رستہ میں اپنے اموال اور اپنے نفوس (زندگیاں وقف کرنے) کے ساتھ جہاد کرو گے۔ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اگر تم اس حقیقت کو سمجھ لو گے اور معیاری قربانی پیش کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ اور کوتاہیوں کو معاف کر دے گا اور تم کو جنت میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جنّت عدن میں پسندیدہ مسکن ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

چنانچہ اس ارشادِ الٰہی کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کے لئے عام چندہ اور معیاری قربانی کے لئے وصیّت کا نظام اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت جاری فرمایا اور اصولی طور پر وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی لیکن جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنّت چلی آتی ہے۔ کہ انبیاء کی وفات کے بعد ان کے مشن کی تکمیل کے لئے خلافت کا سلسلہ جاری فرماتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ جو مقاصد کسی قدر نا تمام رہ جاتے ہیں انکی تکمیل خلافت حقہ کے ذریعہ سے کروا دیتا ہے۔ اسکی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمائی ہے۔

(ملاحظہ ہو الوصیت ص۶)

اسی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وصیت کے ذریعہ سے نظامِ نو کی تکمیل کے سلسلہ میں فرمایا

"مگر جیسا میں بتا آیا ہوں یہ کام وقت چاہتا ہے (وصیت کے ذریعہ سے نظام نو کی تکمیل) اور اس دن کا محتاج ہے۔ جب دنیا میں احمدیت کی کثرت ہو جائے۔ ابھی موجودہ آمد مرکز کو بھی صحیح طور پر چلانے کے قابل نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں تحریکِ جدید کا القاء فرمایا تاکہ اس ذریعہ سے ابھی سے ایک مرکزی فنڈ قائم کیا جائے اور ایک مرکزی جائیداد پیدا کی جائے جس کے ذریعہ سے تبلیغ احمدیت کو وسیع کیا جائے۔ پس تحریک جدید کیا ہے؟ وہ خدا تعالےٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے۔ اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ سے پیش کرتے ہیں"

غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے۔ مگر اس کے لئے پیش رو کی حیثیت میں ہے۔ گویا وہ نظام نو کے مسیح کے لئے ایلیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کا ظہور مسیح موعود علیہ السلام کے غلبہ والے ظہور کے لئے بطور ارہاص ہے۔ ہر شخص جو تحریکِ جدید میں حصّہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر وہ شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظامِ نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے

(نظام نو ص۱۱۵ وص۱۱۶)

گویا جماعتِ احمدیہ کی کامیابی اور غلبہ اسلام علی الادیان کے لئے تحریکِ جدید کو نہ صرف بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ بلکہ روز ازل سے غلبہ اسلام اسی کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ جیساکہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ:۔

یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روزِ ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔۔ ۔۔۔۔۔۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اخلاص سے، محبت سے، انابت سے، اطاعت کاملہ کا نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی طرف پورے تضرّع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جائیں ہم اسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں"

چنانچہ اس تحریک یعنی تحریکِ جدید کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ جماعتِ احمدیہ نے منظم طور پر تجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم پر عمل کرتے ہوئے خلافتِ ثانیہ کے بابرکت دور میں جو ترقی کی ہے۔ وہ روزِ روشن کی طرح سب پر عیاں ہے جسکا اعتراف اشد ترین مخالف کو بھی ہے۔ جسکی تفصیل میں اس وقت جانا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک الگ مضمون ہے۔

اب ہم اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی امید کے ساتھ۔ خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل کے ساتھ بہت سی فتوحات اور کامیابیاں مقدر کر رکھی ہیں۔ جیسا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے

دیکھو میں بھی آدمی ہوں اور تیرا میرے بعد ہو گا وہ بھی آدمی ہوگا۔ جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی

اور ایسا ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں ۱۰ فتح ۱۳۴۴ ہش مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کے خطبہ جمعہ میں خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔

میں جماعت کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں۔ کیونکہ روحانی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا انکی اکثریت احمدیت میں داخل ہوگی وہ افریقہ میں ہونگی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں کہ جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرے گی۔ اور وہاں کی حکومت احمدیوں کے ہاتھ میں ہوگی۔

گویا نہ احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے اب بہت سے رستے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے (انشاءاللہ تعالیٰ) اور اس طرح مختلف ادوار میں مختلف جگہوں پر احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے چنانچہ سورۃ الفجر کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے مختلف

ادوار کا ذکر ۱۹۶۹ء میں فرمایا ہے۔

(۱) ۱۹۴۵ء سے آٹھ سال بعد گویا ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء

(۲) ۱۹۴۵ء سے چونتیس سال بعد گویا ۱۹۷۸ء ۱۹۷۹ء

(۳) ۱۹۴۵ء سے سینتیس سال بعد گویا ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء یا ۱۴۰۰ھ ہجری قمری

(۴) ۱۹۴۵ء سے چھیالیس سال بعد گویا ۱۹۹۰ء ۱۹۹۱ء

**پہلا دور:-** جو ۱۹۵۳ء میں گذرا ۔۔۔ وہ احباب جماعت کے علم میں ہے مخالفین احمدیت نے تحریک "ختم نبوت" کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو تباہ کرنے کی طرف سے پوری کوشش کی لیکن اس کا نتیجہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے حق میں نکلا وہ ایک دوست کے بقول نام مولانا ابو الاعلیٰ مودودی سے ظاہر ہے جو یہ ہے وہ فرماتے ہیں۔

میں اکثر اوقات اس پر غور کیا کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام ناقل) کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوتی گئی مرزا صاحب (علیہ السلام) کی کامیابیوں کا سلسلہ غیر متناہی نظر آتا ہے۔ اور جس وقت مرزا صاحب (علیہ السلام) کے مخالفوں کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں وہ بھی بے حد و حساب نظر آتی ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ ایک شخص (بقول مخالفین) غلط طور پر اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے نام نہاد رسول کو چیلنج کرتا ہے کہ تم سب مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدائی تائید میرے شامل حال ہے۔ تم جب بھی میرے مقابلہ پر آؤ گے ہر مرتبہ ذلیل و نامراد ہو گے۔ اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آتے ہیں۔۔۔۔۔ ذرا پیچھے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والے کی کلیاں اور تباہیاں سامنے ہیں۔ کس قدر زور دار تحریک تھی۔ اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئی۔

(ترجمان القرآن ماہ اگست ۱۹۵۳ء ص ۵ و ۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کی حفاظت اور ترقی کے سامان پیدا فرما کر مخالفین کو مغلوب و ناکام بنا دیا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

**دوسرا دور:-** جو گویا ۱۹۷۸ء و ۱۹۷۹ء میں آنے والا ہے۔ اسکے متعلق تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا صورت ہو گی اور کہاں احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ ۱۵ ہجرت ۱۳۴۹ ہش بیان فرمودہ مسجد مبارک سے اشارہ ملتا ہے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ افریقہ میں ایسے حالات پیدا کر رہا ہے۔ چنانچہ حضور انور نے اپنے دورہ افریقہ کے تاثرات بیان فرماتے ہوئے فرمایا

"اگر ہم مالی قربانی دیں اور رضا کارانہ طور پر خدمت بھی کریں اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہیں تو شاید جلد ہی بلکہ ممکن ہے کہ دس سال کے اندر اندر ہی وہاں (مغربی افریقہ ناقل) کی غالب اکثریت کے دل جیت لیں وہ اس انعام کے مستحق ہیں۔ اور یہ ذمہ داری ہماری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری ذمہ داریاں پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے:

گویا کہ ۱۹۷۸-۷۹ء کے دور کے آثار مغربی افریقہ میں ظاہر ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق معیاری قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے

**تیسرا دور:-** اسی طرح تیسرے دور جو ۸۱-۱۹۸۲ء میں آنے والا ہے کے متعلق کامل علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ کہ وہ کہاں اور کس رنگ میں مقدر ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۹۶۷ء کے ایک خطاب سے جو حضور انور نے انگلینڈ میں احمدیہ سنڈے اسکول میں احمدی بچوں سے فرمایا اشارہ ملتا ہے کہ اسکا تعلق یورپین ممالک خاص کر انگلستان سے ہے وہ یہ کہ حضور نے فرمایا۔

آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا اور خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ساری دنیا کو ہدایت دے گا۔ اور دنیا کی سب سے زیادہ دولت بھی تمہیں دے گا۔ یہ الٰہی وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں سے کر رکھا ہے۔ جب یہ بچے جوان ہوں گے اور ان کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہو گی اس وقت یہ دنیا بدل چکی ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ یہاں صرف احمدیت کی دنیا نظر آئے گی۔ اور پھر وہی لوگ عزت پائیں گے جو سچے احمدی ہوں گے۔

حضور انور کے اس خطاب سے ظاہر ہے کہ ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء کے دور سے متعلق ہے کیونکہ جن بچوں سے حضور نے ۱۹۶۷ء میں خطاب فرمایا ہے انکی اگر اوسط عمر ۱۰ سال لگائی جائے تو اسوقت انکی عمر ۱۴ سال کی ہو گی اور صرف گیارہ سال باقی ہیں اور دنیا بدل چکنے کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں گیارہ سال کے عرصہ کے اندر اندر ایسا انقلاب آنے والا ہے اور اب ۱۹۷۱ جا رہا ہے اس لحاظ سے ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء میں یہ انقلاب مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ذمہ داری سے بھی عہدہ براہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جن معیاری قربانیوں کی ضرورت ہے وہ ہمیں کما حقہ پیش کرنی نصیب ہوں آمین اسی انقلاب کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں توجہ دلائی ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

"اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی پر ناز نہ کرے اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے۔ وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا یہ وہ وقت ہے (۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء ۱۴۰۰ھ ہجری قمری) کہ تمام گذشتہ نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا بڑا ہی بد قسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے۔

**چوتھا دور:-** یعنی ۱۹۹۰ء ۱۹۹۱ء اس کے متعلق ابھی وضاحت سے کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ البتہ کئی پیشگوئیاں اور حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا اثر زیادہ تر عیسائی ممالک خاص طور پر روس پر ہو گا (واللہ اعلم)

پس جبکہ روز ازل سے اسلام و احمدیت کے غلبہ کی بنیاد تحریک جدید کے ذریعہ سے قرار دی گئی ہے اور ممالک بیرون میں جو جدوجہد ہو رہی ہے وہ تحریک جدید کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ تو ہمارا فرض ہوتا ہے کہ حالات زمانہ جس قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں وہ اپنے رب کے حضور پیش کرتے چلے جائیں اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ۔ زندگی وقف کر کے مجاہدین میں عملی طور پر شامل ہوں تا اسلام کے غلبہ کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں اور ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نسلاً بعد نسلٍ بنتے چلے جائیں۔

آمین اللّٰھم آمین

## ہفتہ تحریک جدید

۲ تا ۸ اخاء (اکتوبر) ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اور اس موقعہ کے لئے اخبار بدر کا تحریک جدید نمبر آپ کے پاس پہنچ چکا ہے۔ امید ہے ہر جماعت اس اہم کام کی طرف خاص توجہ دے گی جلسہ کرے گی اور احباب کے پاس وفد لے جا کر جو اس چندہ میں شامل نہیں ان کو شامل کرے گی۔ اور جن کے ذمہ چندہ باقی ہے۔ ان سے وصولی کی جائے گی۔ اور کارروائی سے مرکز میں اطلاع دی جائے گی۔ سکندر آباد، حیدر آباد، یادگیر، چنتہ کنٹہ اور مرکز قادیان کی جماعتیں اس ہفتہ میں نمایاں تغلید کام کرتی ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت عرفانی کبیرؓ کی پوتی عزیزہ ڈاکٹر نعیمہ سلطانہ کو ۱۶ اور ۱۷ اگست کی درمیانی شب بوقت ایک بجے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے یہ بچہ ڈاکٹر سید سہیل احمد صاحب ابن سید شمس الدین صاحب آف اڈرین کا بیٹا اور مکرم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی ابن حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایڈیٹر "الحکم" کا پہلا نواسہ ہے۔ بزرگان، درویشان اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نیک، دیندار اور صاحب عمر و اقبال فرمائے۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکّل علی اللہ

از محترمہ نعیمہ طاہرہ ایم۔ اے بنت مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر وہ یقین کامل اور پورا بھروسہ تھا کہ جس کی مثال نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کئی ایسے واقعات پیش آئے جن سے آنحضور صلعم کے بے نظیر توکل علی اللہ کا روشن ثبوت ملتا ہے۔

## حضور صلعم کے مکان کا محاصرہ

ایک مرتبہ دشمنوں نے ایک بڑی سازش کی۔ اور وہ یوں کہ مختلف قبیلوں کے نوجوانوں نے مل کر ننگی تلواریں سونت لیں۔ اور رات بھر آپؐ کے مکان کا محاصرہ کئے رہے۔ کمرہ کے اندر آنحضور صلعم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ دشمنوں کا منصوبہ یہ تھا کہ صبح سویرے جونہی حضور صلعم باہر تشریف لائیں گے وہ اپنی تلوار دں سے (خاکم بدہن) حضور کا کام تمام کر دیں گے۔

یہ ایسا موقعہ تھا کہ بڑے بڑوں کا زہرہ گداز ہو جائے۔ مگر واہ رے توکل علی اللہ! حضور ذرا نہ گھبرائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور خود اللہ کا نام لے کر باہر تشریف لے آئے اور بڑی دلیری اور حوصلہ مندی سے نرغۂ اعداء میں سے گذر کر آگے بڑھ گئے۔

اب یہ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ دشمن اندھے ہو گئے یا ان کے ہاتھ شل ہو گئے یا وہ رُعبِ نبوّت سے مرعوب ہو گئے۔ مگر یہ واقعہ اس امر کی روشن دلیل ہے کہ حضور صلعم کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بے نظیر توکل حاصل تھا۔

## غارِ ثور کا واقعہ

اس سے بھی زیادہ نازک گھڑی وہ تھی جبکہ حضور صلعم اپنے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ہمراہ غارِ ثور میں مقیم تھے۔ کفار مکہ نے جب دیکھا کہ ان کا شکار ہاتھ سے نکل گیا تو وہ چاروں طرف پھیل گئے۔ اور ایک کھوجی کے پیچھے پیچھے غار ثور کے منہ تک جا پہنچے۔ کھوجی نے کہا کہ تمہارا شکار اس غار کے اندر ہے لیکن جب اہلِ مکہ نے اس کا مذاق اڑایا کہ تم تو سٹھیا گئے ہو کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تان رکھا ہے اس پر وہ کھوجی جو اپنے فن کا ماہر تھا اپنی توہین برداشت نہ کر سکا اور بولا، تب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ اگرچہ اس Situation کا تصوّر کریں اور پھر سوچیں کہ ابو بکرؓ کو کہ رسول ہیں کہ بہ صورت حال دیکھ کر بہت سے بہتیرے بہادروں کی حرکت قلب بند ہو سکتی ہے یا نہیں؟ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ صدیق اکبر گھبرا گئے مگر فوراً ہی ارشاد خداوندی نازل ہوا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ مت گھبرا یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ دشمنوں میں سے کوئی بھی آنحضور صلعم کو نہ دیکھ سکا۔ اور وہ سب ناکام و نامراد واپس لوٹ گئے۔

اے کاش دشمن ذرا جھک کر غار کے اندر جھانکتے تب وہ خدا جو اُن کو سطح زمین پر نظر نہ آیا، غار کے اندر نظر آ جاتا۔ اور آج تاریخ عالم کا رخ کچھ اور ہی ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کی زرداری، فوجی تعلّی اور قوت و شوکت کی تحقیر کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے کہ اِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ۔ یقیناً مکڑی کا گھر کمزور ترین گھر ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسی کو سدِّ سکندری اور قصرِ رُوئیں تنا سے بھی بڑھ کر بنا دے۔ غار ثور کے موقعہ پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے کفار مکہ! تم سے تو مکڑی کا جالا بھی نہ ٹوٹ سکا۔ تم ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثاروں کا بھلا کیا بگاڑ سکو گے۔ اپنا قدر خود شناس۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب

جب دشمن اپنے محاصرہ میں ناکام اور اپنی کوشش میں نامراد رہے تو حضورؐ کے تعاقب میں دائیں اور بائیں پھیل گئے۔ آخر کار ایک شخص سُراقہ بن جعشم آپؐ کے قریب جا پہنچا مگر یکدم اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ اپنے گھوڑے سمیت زمین پر آ رہا۔ یہ وقت بھی بڑا نازک تھا جبکہ ایک تجربہ کار جوان اور مسلح پہلوان آپ کے پیچھے لپکا چلا آ رہا ہے مگر حضورؐ کمال بے فکری سے تلاوت قرآن میں مصروف ہیں۔

آخر وہ دشمن خود ہی سمجھ گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور راستباز ہیں۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ اے حضور! مجھے ایک پروانہ لکھ دیجئے کہ جب آپ ایک فاتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے اپنی فوج ظفر موج کے ساتھ مکہ میں داخل ہوں تو مجھ سے اور میرے اہل و عیال سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ بلکہ ہمیں پناہ دے دی جائے۔

## جنگ بدر

پھر ایک ایسا موقعہ آیا جبکہ بدر کا معرکہ پیش آ گیا۔ اس میں کفار ایک ہزار کی مسلح فوج لے کر میدان میں آئے اور حضورؐ صرف تین سو تیرہ نہتے جان بازوں کے ساتھ بالمقابل صف آراء ہوئے۔ اس موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ بہ کمال شان ظاہر ہوا۔ ورنہ کیا بلحاظ تعداد، کیا بلحاظ ساز و سامان، کیا بلحاظ فنونِ جنگ اور کیا بلحاظ شوکت، دشمن کہیں زیادہ Superior تھا۔

## جنگ حنین

پھر جنگ حنین کے موقعہ پر جب دشمنوں کے اچانک حملہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے ساتھ صرف چند وفادار رہ گئے۔ اور دشمنوں کی یلغار ایسی کہ بڑے بڑے جنگجو بھی پیٹھ پھیر جائیں۔ حضورؐ کے یقین اور توکل علی اللہ کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ بار بار یہ رجز پڑھ رہے تھے کہ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں، صادق و راستباز نبی۔ میں جھوٹا نہیں ہوں۔ اور ظاہری لحاظ سے بھی میں عبدالمطلب جیسے سردار قریش کا بیٹا ہوں اس لئے میں ڈر کر میدان نہیں چھوڑ سکتا۔

## جنگ اُحد

اسی جنگِ اُحد میں جبکہ آپؐ سخت زخمی ہو گئے اور ایک وقت ایسا آیا کہ دشمن مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔ اور اس نے سمجھا کہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو شہید کر دیا ہے اور اس نے للکار للکار کر کہا کہ کہاں ہے محمدؐ؟ کہاں ہے ابوبکرؓ؟ اور کہاں ہے عمرؓ؟ تو حضور صلعم نے سب کو خاموش رہنے کی تاکید فرمائی لیکن جب دشمن نے ترنگ میں آ کر کہا کہ "اُعْلُ ھُبَلْ" کہ آج ہمارے ہبل نامی بت کی شان بلند ہوئی۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم بے چین ہو گئے اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ جواب کیوں نہیں دیتے۔ جواب دو۔ اصحاب نے عرض کی۔ حضور کیا جواب دیں، فرمایا لگاؤ نعرہ کہ "اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلّ"، اللہ ہی بلند و برتر ہے۔ یہ نعرہ کیا تھا۔ گویا صورِ اسرافیل تھا۔ جس سے پہاڑیاں گونج اٹھیں اور دشمن حیران رہ گیا کہ یہ تو سب زندہ ہیں۔ اور پھر میدان چھوڑ کر فرار ہو گیا۔

## ابوجہل سے گفتگو

تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کو ابوجہل سے کچھ روپیہ لینا تھا۔ مگر وہ ادا نہیں کرتا تھا۔ یہ دارہ کوئی اجنبی تھا جو مکہ کے حالات سے ناواقف تھا۔ وہ مایوس ہو کر صحن کعبہ میں آیا۔ جہاں صنادید مکہ مجلس لگائے بیٹھے تھے۔ وہ یہ منت کہنے لگا کہ ابوجہل اس کا حق نہیں دیتا۔ ان لوگوں کو شرارت سوجھی۔ بولے کہ مکہ میں صرف ایک ہی آدمی ایسا ہے جس کی بات ابوجہل ٹال نہیں سکتا اور وہ ہے محمد۔ اس کے پاس جاؤ۔ اگر وہ تمہارے ساتھ ابوجہل کے پاس جائے۔ تو تمہارا روپیہ وصول ہو سکتا ہے۔ اس کی جانے بلا کہ یہ شرارت کر رہے ہیں وہ سیدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ اور کہنے لگا کہ سارے مکہ والے آپ کے مداح ہیں مہربانی کر کے میرے ساتھ چلئے۔ اور ابوجہل سے میرا حق دلوا دیجئے۔

حضورؐ سمجھ گئے کہ یہ شرارت ہے لیکن ایک غریب الوطن کی امداد سے انکار نہ کر سکے۔ اور فوراً اس کے ساتھ ابوجہل کے پاس جا پہنچے۔ اور بڑے رُعب سے فرمایا کہ اس غریب کا حق کیوں مارے بیٹھے ہو۔ اس پر ابوجہل ایسا مرعوب ہوا کہ فوراً ایک ایک پائی ادا کر دی۔ وہ شخص حضورؐ کا شکر گذار تو ہوا ہی وہ اہلِ مکہ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے بھی صحن کعبہ میں پہنچا اور کہنے لگا، بھلا ہو آپ لوگوں کا کہ آپ نے مجھے ایسے شخص کا پتہ دیا کہ اُسے دیکھتے ہی ابوجہل کا رنگ فق ہو گیا۔ اور وہ دم بخود رہ گیا اور فوراً میری رقم مجھے ادا کر دی۔

یہ سُن کر صنادید مکہ سر بگریباں ہو گئے کہ او قسمت دیا دلبا بکا اُلٹی گھبرتے ہو گیا دلیا۔ ہم نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مکرم مولوی محمد نعمان صاحب کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کو پہلے بچے کے بعد مورخہ ۶ ستمبر کو بچی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کی صحت و تندرستی والی لمبی عمر پانے اور نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے کے لئے جملہ بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

فرید احمد

کارکن دفتر وقفِ جدید قادیان

# نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کھلنے والے پہلے سکول کا افتتاح (تقریب افتتاح)

برادرم رفیق احمد صاحب ثاقب پرنسپل فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو اور سکوٹو سے برادرم عبد المجید بھٹی پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بیلو کا ڈوگو کو بھجوایا گیا۔

طلبہ کے انٹرویو کے دوران ایک عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی کہ طالبات کسی سوال کا جواب نہ دیتی تھیں جیسے ان کے مونہوں میں زبان ہی نہ ہو۔ معلوم ہوا۔ ان والدین نے انہیں ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ انٹرویو کے وقت بالکل خاموش رہیں۔ تا وہ سکول میں داخل نہ ہونے پائیں کیونکہ ان کے خیال میں لڑکیوں کو زیادہ تعلیم حاصل کرنا خطرناک ہے۔ یہ خیال اس تلخ تجربے کی پیداوار ہے جو مسلمان والدین کو عیسائی اداروں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کے نتیجے میں حاصل ہوا کہ جب وہ تعلیم سے فارغ ہوئے تو زیادہ تر عیسائی ہو چکے تھے یا عیسائیت سے اتنا متاثر کہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں عار محسوس کرتے تھے۔

یہ کیفیت ابھی تک ملک کے اس سارے مغربی افریقہ میں قائم ہے اگرچہ اب مسلمانوں کی بیداری کے نتیجے میں آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی ہے۔

## بعض پیش آمدہ حالات

ابھی تک صرف ایک کلاس کی تعداد کے برابر بمشکل طلبہ ملے تھے تاہم سکول جاری ہو سکتا تھا۔ حکومت کی منظوری حاصل ہو چکی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ۱۸ مارچ ۱۹۷۱ء کو سکول کھلنے کا اعلان کر دیا گیا۔ ادھر ایک مشکل یہ پیش آئی کہ منظور شدہ اساتذہ ابھی تک مرکز سے نہیں پہنچ پائے تھے یہ مشکل اللہ تعالیٰ نے یوں حل فرمائی کہ کانو سیکنڈری سکول کا سٹاف پہلی ٹرم کی تعطیلات میں گساؤ میں آ کر کام کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ پہلے برادرم رفیق احمد ثاقب وہاں پہنچے اور رہائش۔ فرنیچر۔ دفتر اور ٹرانسپورٹ کی مشکلات کو بخوشی برداشت کرتے ہوئے کئی دن وہاں ٹھہرے۔ اس کے بعد برادرم احتشام الحق صاحب ان کی جگہ پہنچ گئے۔ ایک کلاس یعنی فارم ون (I۔ [illegible]) جاری ہو چکی تھی پاس انتظار میں مرکز سے برادرم محمد اسماعیل صاحب وسیم کے پہنچنے پر سٹاف کی ضرورت پوری ہو گئی۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ دوسرا سیشن جاری کرنے کیلئے ایک داخلے کا امتحان منعقد کیا جائے جس کے نتیجہ میں اب کافی تعداد میں طلبہ اور طالبات مل گئیں۔ ایک سبب یہ بھی تھا کہ ہمارے سکول کی شہرت اب مسلمان والدین اور طلبہ میں اچھی خاصی دلچسپی پیدا کرنے لگی۔ اور تعلیم نسواں کا تصور جو عیسائی اداروں کی وجہ سے ان کے ذہنوں میں موجود تھا اب آہستہ آہستہ دور ہونے لگا۔ مزید برآں ایک پاکستانی لباس کی طرز پر آستینوں والی قمیص شلوار اور دوپٹے پر مشتمل تجویز کیا گیا تھا۔ مسلمان گھرانوں میں اکثر موضوع بحث بن گیا تھا یہاں تک کہ خود عیسائی والدین بھی اسے پسندیدگی سے دیکھنے لگے۔ ایک اخبار نویس نے اس لباس کو دیکھ کر وقت اسے "حیا" کا بہترین نمونہ قرار دیا۔

## افتتاحی تقریب کے انتظامات

مغربی تعلیم اور بالخصوص عیسائی سکولوں میں دی جانے والی مغربی تعلیم کا خطرناک تصور دور کرنے کیلئے ابھی کچھ اور کوشش کی ضرورت تھی اس غرض کیلئے خاکسار نے سکول کی افتتاحی تقریب منعقد کئے جانے کی تجویز کی۔ برادرم وسیم صاحب نے اس سے پوری طرح اتفاق کرتے ہوئے اس سلسلہ میں کوشش شروع کر دی۔ طلبہ اور طالبات کی یونیفارم تیار کروائی گئیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں سے دعائیں یاد کروائی گئیں۔ بلکہ صبح کی اسمبلی میں سورۃ فاتحہ اور مسنون دعائیں روزانہ باقاعدگی سے دہرائی جاتی ہیں۔ طلبہ کو تقریروں کی مشق کرائی گئی۔ ان کے لکھنے پر کہ وہ اب افتتاح کیلئے تیار ہیں خاکسار نے ۸ جولائی کی تاریخ مقرر کر کے انہیں افسران بالا سے رابطہ پیدا کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ برادرم وسیم صاحب نے سکوٹو جا کر سیکرٹری ملٹری گورنمنٹ جناب الحاجی گورو محمد اور کمشنر تعلیم جناب الحاجی ابراہیم گساؤ سے ملے۔ موخر الذکر نے افتتاح صدارت کو بخوشی قبول کر لیا۔ مقامی طور پر گساؤ کے چیف جو ڈسٹرکٹ کے ڈویژن (رئیس قطر خولی) کے نام سے مشہور ہیں اور دیگر حکومت کے افسران سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ دعوت نامے چھپوا کر معززین اور بالخصوص افراد میں تقسیم کئے گئے۔

افتتاح کے دن سکول کی عارضی عمارت کو جو الانصار دین سوسائیٹی کے پرائمری سکول کا حصہ ہے رنگین جھنڈیوں اور قطعات سے مزین کیا گیا۔ پنڈال میں بارش اور دھوپ کے ڈر سے ترپال لگوا کر ان سے شامیانوں کا کام لیا گیا جو از خود ایک اچھا خاصا کام تھا خصوصاً اس صورت میں کہ یہاں شامیانوں کا رواج نہیں چونکہ یہ سب چیزیں مقامی لوگوں کے لئے نئی تھیں اس لئے اکثر کام وسیم صاحب کو خود ہی کرنے پڑے اور حکومت جو کام سینکڑوں پونڈ خرچ کر کے کرتی ہے وہ انہوں نے چند پونڈ سے ایک بعض صورتوں میں بلا قیمت کروا لئے۔ مشروبات کا انتظام مقامی طور پر اشیاء خوردنی از قسم بسکٹ کیک وغیرہ کا نو سے کیا گیا خاکسار افتتاح میں شمولیت کی غرض سے سکوٹو سے کانو اور وہاں سے برادرم ثاقب صاحب اور مقامی مبلغ معلم ابراہیم بیٹی کی معیت میں گساؤ پہنچا نائیجیریا جماعت کے جنرل سیکرٹری برادرم احمد رفاعی اورلو بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو دائیں ولنگن ہاسپٹل کی تیاری میں مصروف تھے خود تو تشریف نہ لا سکے لیکن انہوں نے اپنی بیٹی کا کار کرائے [illegible] کی سکوٹو سے برادرم عبد الحمید صاحب بھٹی اور چوہدری حمید احمد بھی پہنچ گئے۔

گساؤ میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ کمشنر صاحب تعلیم اپنے پرمانینٹ سیکرٹری جناب الحاجی محمد بیلو کے ساتھ رات کو ہی پہنچ چکے ہیں۔ دوسرے دن ساڑھے دس بجے کا وقت افتتاح کے لئے مقرر تھا۔ طلبہ طالبات اور ان کے والدین کے علاوہ شہر کا معززین طبقہ اچھی خاصی تعداد میں موجود تھا۔ سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ اور پرنسپل۔ سرکاری محکموں کے حکام۔ عیسائی اداروں کے سربراہ بھی آئے ہوئے تھے۔ سرکن کوڈی الحاج سلیمان اپنے چیف سرداروں کے ساتھ آیا ہوا تھا سلطان آف سکوٹو خود تشریف نہ لا سکے مگر انہوں نے ان کی کونسل کے ایک ممبر کو جو اتفاق سے ان کا اپنا صاحبزادہ بھی ہے اپنی نمائندگی کرنے کے لئے بھجوایا۔ اسی طرح مسٹر انگولو پرنسپل سکول آف بیسک سٹڈیز احمدو بیلو یونیورسٹی زاریہ بھی شامل ہوئے

## افتتاحی تقریب کا انعقاد

افتتاح کی تقریب کمشنر صاحب تعلیم جناب الحاجی ابراہیم گساؤ کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو سکول کے ایک طالب علم نے کی اس کے بعد سکول کے ٹیچر نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ ایک اور طالب علم نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور مسنون دعائیں دہرائیں۔ چار طلبہ نے مختلف موضوعات پر تقریریں پڑھیں جن میں سے ایک طالبہ مس ذکرت بشیر کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اس انعامی مقابلے کے بعد پرنسپل صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی اعلان فرمودہ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کھلنے والے سکولوں میں سے پہلا سکول ہے سکول کی غرض و غایت موجودہ صورت حال مستقبل کا پروگرام اور ابتداء میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے حکومت سے تعاون کی اپیل کی۔ ایڈریس کے جواب میں آنریبل کمشنر نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ایک مسلمان ادارہ تعلیمی میدان میں ان کا ہاتھ بٹانے کیلئے آگے آیا ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ان کی ریاست میں کل ۲۹ ثانوی سکول ہیں جن میں سے ۱۶ پرائیویٹ اداروں کی طرف سے کھولے گئے ہیں اور یہ کہ احمدیہ مشن وہ پہلا مسلمان ادارہ ہے جو ان کی ریاست میں ثانوی سکول کھول رہا ہے انہوں نے ابتدائی مشکلات پر صبر و استقلال کے ساتھ قابو پانے کی تلقین کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

آخر میں خاکسار نے اپنی تقریر میں طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ علم کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے سچا اور صحیح علم اسی کی طرف سے آتا ہے اور اسی ہستی کی طرف رہنمائی [illegible] یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے سائنسدان اور ماہرین [illegible] بھی وہ اس ہستی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکے اس امر کی دلیل کہ علم واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے یہ ہے کہ شروع شروع میں تمام علوم صنعت و حرفت بلکہ اشیاء کے نام اور زبان بھی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست بذریعہ انبیاء دنیا کو سکھائے گئے۔ بعد میں جب انسانی دماغ نے ترقی کی تو براہ راست راہنمائی کی ضرورت نہ رہی بلکہ وحی خفی کے ذریعہ انسان کی راہنمائی کی جاتی رہی۔ جیسا کہ بہت سی اہم ایجادات اور سائنسی انکشافات حسن اتفاقی طور پر انسان پر ظاہر ہوئے جن کے پس پردہ ایک مدبر بالارادہ ہستی کے وجود کا پتہ ملتا ہے۔ اور آخر میں قرآن کریم کی شکل اور آخری [illegible] کے ذریعہ الفاظ کو آئندہ ظاہر ہونے والے علوم بتائے گئے جن میں سے کچھ تو ظہور میں آ چکے ہیں اور کئی ایک ابھی تک سربستہ راز ہیں۔ جو آئندہ اپنے اپنے وقتوں پر ظاہر ہوں گے۔ اس لئے علم کے میدان میں صحیح راہنمائی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس سرچشمہ علوم کی طرف رجوع کیا جائے اور اس کے ساتھ تعلق بڑھایا جائے۔

اس تقریب کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر نہایت عمدہ اثر ہوا جس کا پتہ ان تاثرات سے چلتا ہے۔ جو بعد میں کئی ایک دوستوں نے اپنے اپنے رنگ میں بیان کئے۔

تقریب کے اختتام سے پہلے نائیجیریا کا قومی ترانہ طلبہ اور طالبات نے اکٹھے کھڑے ہو کر گایا۔ جس کے بعد صاحب صدر کے ارشاد پر خاکسار نے خاموش دعا کرائی اور اس طرح پر یہ مبارک تقریب نہایت خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

اس دن کا دوپہر کا کھانا پرنسپل کی طرف سے آنریبل کمشنر کو پیش کیا گیا تھا چنانچہ وہ اور ان کے پرمانینٹ سیکرٹری وقت معینہ پر تشریف لائے۔ کھانا ایک پاکستانی دوست نے اپنے گھر پر تیار کر کے بھجوا دیا۔ کھانے کے دوران کمشنر صاحب نے کئی بار مختلف پیرایوں میں ہماری کوششوں پر خوشی کا اظہار کیا اور ایسے عناصر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جو رستے میں حائل ہونے کی کوشش کریں گے۔ قدم آگے بڑھاتے جانے کا مشورہ دیا۔

تقریب کی کارروائی صوبہ کے بلیٹن میں تفصیل کے ساتھ شائع ہونے کے علاوہ تین چار بار شمالی علاقہ کے ریڈیو پر نشر ہوئی۔ نیز ملک کی دو بڑی اخباروں نے تصویروں کے ساتھ اس کارروائی کو شائع کیا۔

# احباب کا مخلصانہ اور قابلِ قدر تعاون

## فہرست سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے

نظارت بیت المال آمد کی درخواست پر مَیں نے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے ذی استطاعت احباب کی خدمت میں اس مضمون کی تحریک بھجوائی تھی کہ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے چندہ جات کم از کم ۲۵٪ بڑھائیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس تحریک کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے۔ اور احباب کی طرف سے اخلاص اور قربانی کا قابلِ قدر مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اس سے قبل ان مخلصین احباب کی دو فہرستیں چھپ چکی ہیں۔ اب تک مزید مندرجہ ذیل مخلصین کی طرف سے بتفصیلِ ذیل اضافہ چندہ کی مخلصانہ پیشکش آ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر بخشے۔ اور ان کے مال اور اخلاص اور اولاد میں برکت بخشے آمین۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ مکرم پی۔پی نورالدین صاحب مدراس | | ۔/۳۰ روپے سالانہ اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ |
| ۲۔ " عبداللہ صاحب | مدراس | " " " " " " |
| ۳۔ " ڈاکٹر خورشید احمد صاحب | اروّل | ۲۵ فیصدی اضافہ چندہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ |
| ۴۔ " سیٹھ غلام احمد صاحب | حیدرآباد | ۔/۳۶ روپے سالانہ اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ |
| ۵۔ " محمد احمد صاحب غوری | " | ۔/۳۶ " " " " " |
| ۶۔ " محسن خان صاحب | کیرنگ | ۲۵ فیصد اضافہ چندہ کرنا منظور فرمایا۔ |
| ۷۔ " سید عاشق حسین صاحب | بھاگلپور | اپنے تمام چندہ جات میں ۲۵٪ اضافہ کرنا منظور کیا ہے۔ |
| ۸۔ " نورالدین صاحب | میسور | اضافہ چندہ ۳۰٪ کرنا منظور فرمایا ہے۔ |
| ۹۔ " قمر محمود صاحب | " | " " " " " |
| ۱۰۔ " قمر الدین صاحب | انجولی | " " " " " |
| ۱۱۔ " شجاع الدین صاحب | " | " " " " " |
| ۱۲۔ " احمد حسین صاحب | حیدرآباد | ماہ اگست ۱۹۷۱ء سے ۔/۵ روپے ماہوار اضافہ منظور فرمایا۔ |
| ۱۳۔ " احمد حسین صاحب سعیدی وکیل | شوراپور | اکتوبر ۱۹۷۱ء سے کچھ اضافہ کر دیا جائے گا۔ |
| ۱۴۔ " سیٹھ محمد عمر صاحب سہگل | کلکتہ | اپنے چندہ جات میں ۲۵٪ اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ |
| ۱۵۔ " " محمد بشیر صاحب سہگل | " | " " " " " " |
| ۱۶۔ " " محمد سلیم صاحب سہگل | " | " " " " " " |
| ۱۷۔ " " محمد شفیق صاحب سہگل | " | " " " " " " |
| ۱۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد عمر صاحب سہگل | " | " " " " " " |
| ۱۹۔ مکرم شہزادہ پرویز صاحب | " | " " " " " " |
| ۲۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد بشیر صاحب سہگل | " | " " " " " " |
| ۲۱۔ مکرم عبدالمجید صاحب وہرہ | " | " " " " " " |
| ۲۲۔ " سید مدثر صاحب صدر جماعت احمدیہ | شموگہ | لازمی چندہ جات میں ۲۰ فیصد اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ |
| ۲۳۔ " ایس کے اختر حسین صاحب | " | " " " ۲۵ " " " " |
| ۲۴۔ " عبدالرؤف صاحب | " | " " " ۲۵ " " " " |
| ۲۵۔ " سید عبدالقادر صاحب | " | " " " ۱۰۰ " " " " |
| ۲۶۔ " سید خلیل احمد صاحب | " | " " " ۱۵ " " " " |
| ۲۷۔ " سید منیر احمد صاحب | " | " " " ۱۵ " " " " |
| ۲۸۔ " سید ناصر احمد صاحب | " | " " " ۱۵ " " " " |
| ۲۹۔ " سید الیاس احمد صاحب | " | " " " ۱۵ " " " " |
| ۳۰۔ " بی۔ایم بشیر احمد صاحب | بنگلور | " " " ۳۰ " " " " |
| ۳۱۔ " بی۔ایم نثار احمد صاحب | " | " " " ۳۰ " " " " |
| ۳۲۔ " بی۔ایم خلیل احمد صاحب | " | " " " ۳۰ " " " " |
| ۳۳۔ " بی۔ایم داؤد احمد صاحب | " | " " " ۳۰ " " " " |
| ۳۴۔ " شفیع اللہ صاحب | " | " " " ۱۰ " " " " |
| ۳۵۔ " عابد حسین صاحب | کرنول | " " " ۱۰ " " " " |
| ۳۶۔ " محمد عظمت اللہ صاحب | " | " " " ۲۵ " " " " |
| ۳۷۔ مکرم محمد عبدالقدیر صاحب | کرنول | لازمی چندہ جات میں ۲۵ فیصد اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ |

**ناظر اعلیٰ قادیان**

# درخواستہائے دعاء

(۱) ـــ خاکسار کے خسر محترم مرزا اطہر بیگ صاحب آف کشن گنج ضلع کوٹہ راجستھان کچھ عرصہ سے عرق النساء (Sciatica) کے عارضہ سے دوچار ہیں۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود تکلیف میں سردست کوئی افاقہ نظر نہیں آرہا۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں محترم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار خورشید احمد انور نائب مدیر ہفت روزہ بدر قادیان

(۲) ـــ خاکسار کی والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بوجہ ضعیف العمری چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اور بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں والدہ محترمہ کی صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ راجہ بیگم صاحبہ امید سے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے، کہ مولا کریم اپنے فضلِ خاص سے بآسانی فراغت عطا فرمائے اور نیک صالح و خادمِ دین اولادِ نرینہ سے نوازے آمین۔

خاکسار: محمد یوسف بٹ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۳) ـــ خاکسار کی دو لڑکیاں عزیزی نصرت جہاں سلمہا اور عزیزی شوکت جہاں سلمہا ماہ ستمبر میں پر) یونیورسٹی کے سپلیمنٹری امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: بشّار حیدرآبادی ایڈیٹر ہفت روزہ "نشیمن" مدراس۔

(۴) ـــ الحمد للہ کہ خاکسار کو لیجسلیچر ڈیپارٹمنٹ (Legislature Department) میں ملازمت مل گئی ہے۔ جس کے مستقل ہونے اور ترقی پانے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہے۔ اسی طرح میرا بھائی عزیز ظہور احمد ایس۔ایس سی کے امتحان میں کامیاب ہوا ہے۔ مزید ترقیات اور کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اپنے والدین اور چھوٹے بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی دُعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار: عبدالشکور حیدرآباد ۱۲

(۵) ـــ میرا چھوٹا بھائی عزیز محمد طفیل احمد تقریباً چار روز سے پیٹ کی تکلیف سے دوچار ہے۔ علاج جاری ہے۔ تاہم کوئی افاقہ نظر نہیں آرہا ـــ اسی طرح خاکسار کی اہلیہ شمس النساء بیگم صاحبہ جو عرصہ چار ماہ سے بیمار تھیں اب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہو رہی ہیں۔ ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار، محمد معین الدین احمدی۔ شیر نگر (آندھرا پردیش)

(۶) ـــ خاکسار بعض پریشانیوں سے دوچار ہے ان کے ازالہ کے لئے نیز دینی و دنیوی ترقیات اور خدمتِ دین بجالانے کی توفیق پانے کے لئے جملہ احباب جماعت و بزرگان کی خدمت میں دعاؤں کا ملتجی ہے۔　خاکسار، قریشی عبدالحکیم احمدی تیماپوری۔

# اخبارِ احمدیہ صاحبزادہ ... بقیہ صفحہ اول

پرسوں رات آپ اپنے کمرے میں چند قدم چلے۔ اب بستر میں بآسانی کروٹ بدل سکتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی خیریت دریافت کرنے کی غرض سے روزانہ ہی اندرونِ ملک اور بیرونجات کے سرکردہ افراد کی طرف سے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ نیز روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں افراد آپ کی خیریت دریافت کرنے ہسپتال آتے ہیں۔

احباب جماعت، خاص توجہ اور التزام اور درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قیمتی مبارک وجود کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ دیگر افراد جماعت کو بھی ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

○

# احمدیہ مسلم کیلنڈر

## سالِ آئندہ ۱۳۵۱ ہجری شمسی مطابق ۱۹۷۲ عیسوی

چونکہ کاروباری دنیا میں اس وقت نظام شمسی رائج ہے اور نظام شمسی کے اعتبار سے دنوں مہینوں اور سالوں کی جنتریاں ہیں جن کی بنیاد سنِ عیسوی پر ہونے کی وجہ سے عیسائیت کو شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے روزمرہ کی زندگی میں عیسائیت کے اثرات کو زائل کرنے اور اسلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو فروغ دینے کی خاطر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نظامِ شمسی کی بنیاد پر اسلامی کیلنڈر کی تشکیل فرمائی۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شمار کیا گیا ہے۔ اس تقویم میں مہینوں کے جو نام رکھے گئے ہیں وہ سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے بارہ اہم واقعات پر مبنی ہیں۔ یہ واقعات ایسے نقطۂ مرکزیہ کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے گرد اسلامی تاریخ چکر لگا رہی ہے۔ اور اسی اعتبار سے آپؓ نے ہجری شمسی سن کو رائج فرمایا اور جماعت کو تحریک کی کہ آئندہ اسے روزمرہ کی زندگی اور کاروباری دنیا میں رواج دیا جائے۔ سنِ ہجری شمسی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی تاکیدی ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو رواج دیا جائے۔ اور آئندہ خط و کتابت میں ہجری شمسی مہینے اور سن لکھے جایا کریں۔ اور ہجری شمسی سن کو فروغ دیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روزمرہ کی ڈاک میں اس امر کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ جماعت کہاں تک اس کی پابندی کر رہی ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ آئندہ سال ۱۳۵۱ ہش کا (ہجری شمسی) کیلنڈر شائع کر رہی ہے جو ۳۰ x ۲۲ سائز کے عمدہ کاغذ پر ہوگا۔ اس کیلنڈر کی چند خصوصیات یہ ہیں:-

(۱) اس میں سن ہجری شمسی اور سن ہجری قمری دونوں ہوں گے۔ نیز سن عیسوی بھی ہوگا۔
(۲) مہینے اور سال انگریزی کے علاوہ اُردو میں بھی ہوں گے۔
(۳) کیلنڈر پر دنوں کے نام ایک طرف عربی اور فارسی میں ہوں گے اور دوسری طرف انگریزی اور اُردو میں۔
(۴) جلی خط میں آیتِ قرآنی کیلنڈر کی پیشانی کو روشن کر رہی ہوگی۔
(۵) دائیں جانب منارۃ المسیح اور بائیں جانب احمدیہ جھنڈا نہایت خوبصورت نظر آتے ہوں گے۔
(۶) کیلنڈر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "اسلام کا مستقبل" اور "احمدیت کا مستقبل" انگریزی اقتباسات ہوں گے۔
(۷) کیلنڈر میں بیرونی مشنوں سے تعلق رکھنے والے چار فوٹو دیئے جا رہے ہیں۔
(۸) اسلامی اور سرکاری تعطیلات درج کی جائیں گی۔
(۹) شائع شدہ کیلنڈر کے نیچے اوپر دونوں جانب ٹین کی پتریاں لگی ہوئی ہوں گی جس سے کیلنڈر مضبوط اور دیرپا کارآمد ہوگا۔
(۱۰) ہفتے کا آغاز جمعۃ المبارک کے مبارک دن سے ہوگا۔
(۱۱) کیلنڈر ۳۰ x ۲۲ کے سائز پر عمدہ کاغذ اور تین جاذبِ نظر رنگوں پر مشتمل شائع کیا جا رہا ہے۔
(۱۲) کیلنڈر کی قیمت ان سب خصوصیات کے باوجود پچھتر نئے پیسے 75 NP. رکھی گئی ہے۔ ایک کیلنڈر ڈاک کے ذریعہ بھجوانے پر ڈیڑھ روپیہ (Rs. 1 - 50) رجسٹری پر زائد خرچ پڑے گا۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں اخراجات کم ہوں گے۔ کیلنڈر اکتوبر کے آخری ہفتہ تک چھپ کر آجائیگا۔

جملہ عہدیداران و مبلغین کرام جماعتوں اور احباب سے پوچھ کر مطلع کریں کہ کتنی تعداد میں اُن کو کیلنڈر بھجوائے جائیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ یہ کیلنڈر اپنے لئے اور دوستوں اور غیر از جماعت احباب کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں کیونکہ یہ نہ صرف کام کی چیز ہے بلکہ اسلام اور احمدیت کی یادگار ہونے کی وجہ سے تبلیغ کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔

**ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان**

---

# جلسہ سالانہ بہت قریب ہے

## احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرمائیں

احباب جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے جس کی شرح سالانہ آمد کا ۱/۱۰ یا اوسط ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعدد مرتبہ تاکید فرماتے رہے ہیں کہ اس چندہ کی پوری ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہو جانی چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں سہولت ہو سکے۔

"میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔"

سالِ رواں میں اب تک جو آمد ہوئی ہے وہ متوقع بجٹ آمد اور اصل اخراجات جلسہ سالانہ سے بہت کم ہوئی ہے۔ لہٰذا ایسے دوست اور ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک اس چندہ کی رقوم قابلِ ادا ہیں انکی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ توجہ فرما کر جلد بقایا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما دیں۔

عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کے ذمہ بقایا جلسہ سالانہ کا جائزہ لیکر بقایا دار دوستوں سے وصولی کی طرف جلد توجہ فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب کو ادائیگی کی توفیق بخشے آمین۔

**ناظر بیت المال (آمد) قادیان**

---

## چودھری مبارک علی صاحب انسپکٹر بیت المال مقیم ہبلی کے متعلق ایک ضروری اعلان

چودھری مبارک علی صاحب سابق قائم مقام ناظر بیت المال (آمد) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے یکم جون ۱۹۷۱ء سے انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ اس وقت ہبلی (میسور) میں مقیم ہیں۔ ابھی ان سے کوئی دورہ نہیں کروایا جا رہا ہے۔ جب دورہ کروایا جائیگا تو متعلقہ جماعتوں کو اطلاع دی جائے گی۔

**ناظر بیت المال (آمد) قادیان**

---

## امتحان "سیرتِ طیبہ" ۳ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۰ ہش کو ہوگا!

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان کتاب "سیرتِ طیبہ" مورخہ ۳ر اخاء ۱۳۵۰ ہش بروز اتوار بمطابق ۳ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ہوگا۔ جن جماعتوں کی طرف سے امیدواران کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں ان کو بذریعہ رجسٹری پرچے روانہ کئے جا چکے ہیں۔ ایسی جماعتوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

کھڑ نپورہ عثمان آباد (مہاراشٹر)۔ بھدرک۔ کوڈیا تھور۔ کٹک۔ بھدرواہ۔ شاہجہانپور۔ کیرنگ۔ حیدرآباد سورت۔ کتی پورہ۔ موسیٰ بنی مائنز۔ باری پورہ۔ سونگھڑہ۔ شیموگہ۔ مدراس۔ کلکتہ۔ جمشید پور۔ گلبرگہ۔ رشی نگر۔ بنگلور۔ کنانور۔ بھاگلپور۔ سکندرآباد۔ بونگیر۔ پٹنہ ۔۔۔ مذکورہ جماعتوں کے صدر صاحبان و مبلغین کرام اور معلمین صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ پرچے ملتے ہی مقررہ تاریخ پر امتحان لے کر مورخہ ۴ر اخاء کو حل شدہ پرچے بذریعہ رجسٹری جلد نظارت ہذا میں روانہ کر دیں۔ (باقی کالم ۱ صفحہ ہذا)

تاکہ نتیجہ بروقت نکالا جا سکے۔ امید ہے کہ جملہ صدر صاحبان و مبلغین کرام اور معلمین صاحبان خصوصی توجہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو زیادہ سے زیادہ کتب سلسلہ سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے اور سب کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے اللّٰھم آمین۔

**ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان**

---


## ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ۔۔۔۔ نرخ واجبی

**آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱**

**AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1**

تار کا پتہ:- "Autocentre"

فون نمبرز: 23—1652، 23—5222